نمبر ۶۱

7063

ذخیرہ

نعت سید المرسلین

رسالہ عارف
کی نسبت
مشاہیر علم و ادب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ رسالہ
عارف ملک کے تمام اسلامی ادبی رسائل سے اچھا
اور سستا ہے۔ نمونہ مفت
مینجر رسالہ عارف بل روڈ
لاہور

اسمیں آپکا ہی فائدہ ہے
کہ
آپ کو جس قسم کا قرآن مجید یا جس مضمون کی
کتاب مطلوب ہو
ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب بل روڈ لاہور کشمیری بازار
سے طلب فرمائیں

برائے قوم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ کشمیری بازار لاہور

Price 0-12-0

58799

جملہ حقوق محفوظ ہیں

طبع ____________

ناشر ____________ ملک محمد عارف

قیمت ____________

دین محمدی پریس لاہور

Marfat.com

فہرست عنوانات نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۱	مالکُ الملک لاشریک لہٗ	از شمس تبریز	۹
۲	زمانے میں رواں دریائے فیضانِ محمدؐ ہے	از نیّر	۱۰
۳	نگاہ عاشق کی ڈھونڈ لیتی ہے پردہ میم کو اٹھا کر	از سر اقبال	۱۰
۴	وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں	از مولانا ظفر علی خاں	۱۱
۵	شفیع الوریٰ ہے محمدؐ ہمارا	از معظم	۱۲
۶	روزِ ازل سے چوٹ ہے دل پر لگی ہوئی	از غریب	۱۲
۷	محمد مصطفےٰ صلعم! گنج سعادت کے امیں تم ہو	از نامعلوم	۱۳
۸	آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے	از آغا حشر	۱۴
۹	دلِ مسلم میں پیدا جذبہ منصور ہو جائے	از عطا	۱۴
۱۰	مسلماں کو بنایا رازِ وحدت کا امیں تو نے	از شبیر احمد بی اے (آکسن)	۱۵
۱۱	گناہ امت کے بخشانے کو محبوب خدا آئے	از انور	۱۶
۱۲	تمنائے محبوب تڑپا رہی ہے	از مغموم	۱۷
۱۳	اے بے نیاز! مجھ کو دل بے نیاز دے	از نشتر	۱۸
۱۴	ہاں! اے رسولِ عربی پھر معجزہ دکھا دے!	از عزیز منصوردی	۱۸
۱۵	یاد آگئی مجھ کو شب معراج ختم المرسلینؐ	از مولانا علی حیدر طباطبائی	۲۰
۱۶	جس سے اڑ جاؤں مدینے وہ ہوا کون سی ہے	از بیخود	۲۲
۱۷	اے نوا در حجاز کے رخشندہ آفتاب	از مولانا ظفر علی خاں	۲۲
۱۸	میرا ترانہ ہندی میری نوا حجازی	از مجید ملک	۲۳

Marfat.com

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۱۹	عجب بستی مدینہ ہے جہاں رحمت برستی ہے	از امیر مینائی	۲۳
۲۰	اگر ذرّے کو چاہے پل میں وہ رشکِ قمر کر دے	از حسن	۲۴
۲۱	کملی والے مجھے کملی میں چھپالے آجا	از بیان یزدانی	۲۵
۲۲	دیکھو! وہ شفاعت کے لئے آئے محمدؐ	از کریمی	۲۵
۲۳	قدموں میں مصطفےٰؐ کے میرا مزار ہوتا	از اکبر	۲۶
۲۴	انبیاء دھوم مچاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں	از ظہیری	۲۷
۲۵	واہ کس شان سے محبوب ہمارا نکلا	از امیر	۲۷
۲۶	جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا	از اکبر	۲۸
۲۷	مجھے بھی حبیب خدا بخشوانا	" "	۲۹
۲۸	یا رسولؐ اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی	از شمس تبریزؒ	۳۰
۲۹	ردّی ہے شبنم کہ نیرنگِ جہاں کچھ بھی نہیں	از اعجاز	۳۰
۳۰	جب عشقِ محمدؐ نے سینے میں ضیا ڈالی	از اکبر	۳۱
۳۱	درِ مصطفےٰؐ سنگِ موسےٰؑ نہیں ہے	از بیان یزدانی	۳۲
۳۲	رواں زباں پہ محمدؐ کا نام ہو جائے	از دردی	۳۳
۳۳	میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے	از نور	۳۳
۳۴	کیوں ناخدائے اُمّت تاخیر ہو رہی ہے	از شایق	۳۵
۳۵	بشر نورِ ربُّ العلےٰ بن کے آیا	از اکبر	۳۵
۳۶	تم خدا کے ہو خدائی ہے تمہاری ساری	از کیف	۳۶
۳۷	مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں	از نامعلوم	۳۷
۳۸	اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آزری	از خسرو	۳۷

Marfat.com

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۳۹	صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	از محسن	۳۸
۴۰	وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا	از مولانا جامی رح	۳۹
۴۱	زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے	از امیر	۴۰
۴۲	تَرَحَّمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہ تَرَحَّمْ	از مولانا جامی رح	۴۰
۴۳	قافلے جبکہ مدینے کی طرف جاتے ہیں	از مسکین	۴۱
۴۴	ابر رحمت کی وہ محشر میں گھٹائیں آئیں	از نامعلوم	۴۲
۴۵	ہے کوئی بخشنے والا بھی گنہگاروں کا	از حافظ	۴۳
۴۶	کس کے آنے کی فلک پر ہے خبر آج کی رات	از امیر	۴۳
۴۷	بحرِ حقیقت نور سراسر صلی اللہ علیہ وسلم	از طالب	۴۴
۴۸	ذرے ذرے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے	از امیر	۴۵
۴۹	شانِ زیبائے حبیبِ کبریا کچھ اور ہے	از کافی	۴۶
۵۰	دل چھین لیا اِک جوان عربی نے	از عبد	۴۷
۵۱	ترا تذکرہ ہے تیری گفتگو ہے	از امیر	۴۷
۵۲	حضور! مجھے شہنشاہِ دو عالمؐ نے بلایا ہے	″	۴۸
۵۳	عارض است ایں یا قمر یا لالۂ احمر است ایں	از مولانا جامی رح	۵۰
۵۴	یہ گیا، وہ گیا، وہ نہاں ہو گیا	از رضا	۵۱
۵۵	کوئی راز نہ تھا کہ عیاں ہوا کوئی پردہ نہ تھا کہ اٹھا نہ دیا ..	از حافظ	۵۲
۵۶	طفیلِ سرورِ عالمؐ ہوا سارا جہاں پیدا	از کافی	۵۳
۵۷	مذکورِ آمدِ شہِ ہر دو سرا ہے آج	از کیفی	۵۴
۵۸	میں خاکِ درِ مصطفےٰؐ چاہتا ہوں	از وفا	۵۵

Marfat.com

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۵۹	وہ گھر ہے بے چراغ کہ جس گھر میں تو نہیں	از متین	۵۵
۶۰	اجڑے وہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو	از تمیز	۵۶
۶۱	خدا کا ہے پیارا محمدؐ کا پیارا	از سرور	۵۶
۶۲	دیکھا نہ عرش نے تیرے عالی مقام کو	" "	۵۷
۶۳	محمدؐ کا رتبہ بڑھایا خدا نے	" "	۵۸
۶۴	نبیؐ کا کون ہے دونوں جہاں میں ثانی	" "	۵۹
۶۵	اے بذاتِ تو مزین مسندِ پیغمبری	از ابوالمعالی	۵۹
۶۶	ہر کسی کے ہیں جناب مصطفےٰؐ حاجت روا	از سرور	۶۱
۶۷	ختم ہے کس پہ ہوئی پیغمبری تیرے بغیر	" "	۶۲
۶۸	خوشہ چیں ہیں آپ کے اسکندر و دارا و جم	" "	۶۲
۶۹	اِنْ تَلُتَ یَا رِیحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَام ..	از زین العابدین	۶۳
۷۰	مُحَمَّدٌ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ	از نامعلوم	۶۴
۷۱	راستہ شہر مدینے کا بتا دو کوئی	از شوقی	۶۵
۷۲	اَلسَّلام اے عالمِ اُمّیؐ لقب عالی نسب	از نامعلوم	۶۵
۷۳	کرم کا، خُلق کا، جود و سخا کا، لطف و احساں کا ..	از قادری	۶۶
۷۴	یاد جب صورتِ محبوب خدا آتی ہے	از نامعلوم	۶۷
۷۵	بختِ برگشتہ مرا بختِ سکندر ہو جائے	از کافی	۶۸
۷۶	دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پہ خدا خدا	از ہنر	۶۸
۷۷	سر مرا ہے در تمہارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ	از ہنر	۶۹
۷۸	شمع میں وہ ہے اگر رہتا تو پروانے میں کون	از حافظ	۷۰

Marfat.com

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۷۹	جو محمدؐ سے ملے اس سے خدا ملتا ہے	از بندہ	۷۰
۸۰	ہوں اسیر حلقۂ گیسوئے فخر ابرار	از امیر	۷۱
۸۱	موتی بچھے ہوئے ہیں برابر زمین پر	〃 〃	۷۱
۸۲	شمشیر کا زباں سے لیتا ہوں کام روز	〃 〃	۷۲
۸۳	یا نبیؐ ہند میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک	〃 〃	۷۳
۸۴	اس تڑپنے میں جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہیں	〃 〃	۷۳
۸۵	سوز حاصل ہے مجھے، ساز نہیں ہے، تو نہ ہو	〃 〃	۷۴
۸۶	امت کے دل ہیں تیری بدولت بڑھے ہوئے	〃 〃	۷۵
۸۷	لاؤں نہ مرا نامۂ عصیاں مرے آگے	〃 〃	۷۶
۸۸	دل آپ سے قربان، جان آپ سے صدقے	〃 〃	۷۷
۸۹	چشم رحمت میں گزر کیجیے آنسو ہو کر	〃 مولوی محمد محسن (محسن)	۷۷
۹۰	کہ بلبلوں نے سبق گل سے گلستاں کے لیے	〃 〃 〃	۷۸
۹۱	یہ راز و نیاز آج ہے بندہ میں خدا میں	〃 〃 〃	۷۹
۹۲	سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل	〃 〃 〃	۷۹
۹۳	الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں	از سر اقبال	۸۲
۹۴	بیگانہ شئے پہ نازش بیجا بھی چھوڑ دے	〃 〃	۸۴
۹۵	قبضے سے امت بیچاری کے دیں بھی گیا دنیا بھی گئی ..	〃 〃	۸۵
۹۶	نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایت زمانہ!	〃 〃	۸۶
۹۷	یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ!	〃 〃	۸۶
۹۸	فغان نیم شبی بے نوائے راز نہیں	〃 〃	۸۷

Marfat.com

نمبر شمار	طرحِ نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۹۹	میرے آقا مرے سلطاں مدینے والے	از بیدم وارثی	۸۸
۱۰۰	مرے دردِ نہاں کا حال محتاجِ بیاں کیوں ہو	″ ″ ″	۸۸
۱۰۱	مردِ مسلمان	از سر اقبال	۹۰
۱۰۲	یار کے تیرِ نظر نے دل میں روزن کر دیا	از بیدم وارثی	۹۰
۱۰۳	ہاں ہاں تری رحمت کا ہے کام خطا پوشی	″ ″ ″	۹۱
۱۰۴	جسے ہونا ہو کچھ، خاکِ درِ جانانہ ہو جائے	″ ″ ″	۹۱
۱۰۵	تا حشر مجھ کو ہوش نہ آئے خدا کرے	″ ″ ″	۹۲
۱۰۶	مجھ کو ترے کرم، تری رحمت پہ ناز ہے	″ ″ ″	۹۳
۱۰۷	نہ سمجھوں راز داں کی میں نہ میری راز داں سمجھے ..	″ ″ ″	۹۴
۱۰۸	نہ میں عجمی، نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی	از سر اقبال	۹۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مالک الملک لاشریک لہٗ

(از شمس تبریزؒ)

مالکُ الملک لاشریک لہٗ وحدہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

عاشقان جان و دل نثار کنید بر درِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

مصطفیٰؐ یافت در شبِ معراج خلعتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

صوفیان گر بہشت می طلبند ذکر شان لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

باغبانِ قدیم لم یزلی صفتش لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

طوقِ لعنت فگند برابلیس سطوتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

مومناں را نعیم شد روزی برکت لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

خوش درخت است درمیان جنان میوہ اش لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

شمس تبریزؒ اگر خدا طلبی

خوش بخوان لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ

Marfat.com

زمانے میں رواں دریائے فیضانِ محمدؐ ہے

(از نیرؔ)

جہاں میں رحمۃ اللعالمین شانِ محمدؐ ہے
زمانے میں رواں دریائے فیضانِ محمدؐ ہے

بہارِ سید محبوبی ہے سُبحانَ الذی اَسریٰ
فاَوحیٰ بوئے گلہائے شبستانِ محمدؐ ہے

وہ خورشیدِ رسالت ہیں وہ شمعِ بزمِ وحدت ہیں
زمانہ جلوہ زارِ روئے تابانِ محمدؐ ہے

سکندر اور سلیماںؑ ہیں محمدؐ کے غلام اب بھی
کہ بالاتر جہاں میں شوکتِ شانِ محمدؐ ہے

خدا کی حکمرانی کے عجب انداز ہیں نیرؔ
رواں کونین میں ہر سمت فرمانِ محمدؐ ہے

نگاہ عاشق کی ڈھونڈ لیتی ہے پردہ میم کو اٹھا کر

(از سر اقبال)

نگاہ عاشق کی ڈھونڈ لیتی ہے پردہ میم کو اٹھا کر
وہ بزمِ یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر

بتائے دیتے ہیں اے صبا ہم یہ گلستانِ عرب کی بو ہے
مکر نہ اب ہاتھ لا ادھر کو وہیں سے تو لائی ہے اڑا کر

بہارِ جنت کو کھینچتا تھا مجھے مدینے سے آج رضواں
ہزار مشکل سے اس کو ٹالا بڑے بہانے بنا بنا کر

شہیدِ عشقِ نبیؐ کے مرنے میں بانکپن بھی ہیں سو طرح کے
اجل بھی کہتی ہے زندہ باشی ہمارے مرنے پہ زہر کھا کر

شہیدِ عشقِ نبیؐ ہوں میری لحد پہ شمعِ قمر جلے گی
اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغ خورشید سے جلا کر

Marfat.com

ہنسی بھی کچھ کچھ نکل رہی ہے مجھے بھی محشر میں تاکتی سے
کہیں شفاعت نہ لے گئی ہو میری کتابِ عمل اُٹھا کر

رکھی ہوئی کام آہی جاتی ہے جنسِ عصیاں عجیب شے ہے
کوئی اسے پوچھتے پھرے ہے زرِ شفاعت دکھا دکھا کر

خیال راہِ عدم سے اقبالؔ درپہ تیرے ہوا ہے حاضر
بغل میں زادِ عمل نہیں ہے عمل میری نعت کا عطا کر

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں

(از ظفر علی خاں)

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں لَوْلَاکَ لَمَا کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

رحمت کی گھٹائیں پھیل گئیں افلاک کے ہر اک گنبد پر
وحدت کی تجلی کوند گئی آفاق کے سینہ زاروں میں

وہ جنس نہیں ایماں جسے لے آئیں دُکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو قرآں کے سیپاروں میں

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

Marfat.com

شفیع الوریٰ ہے محمدؐ ہمارا

(از معظم)

حبیبِ خدا ہے محمدؐ ہمارا
شہِ انس و جاں ہے محمدؐ ہمارا

فلک پر گیا ہے محمدؐ ہمارا
خدا سے ملا ہے محمدؐ ہمارا

خدا سے ہے کم اور سب سے زیادہ
دو جگ میں بڑا ہے محمدؐ ہمارا

نہ پایا کوئی حق کی وحدت کا طلب
مگر جانتا ہے محمدؐ ہمارا

زمانہ کو جس نے رہِ حق دکھایا
وہی پیشوا ہے محمدؐ ہمارا

معظم ہمیں اپنے عصیاں کا غم کیا
شفیع الوریٰ ہے محمدؐ ہمارا

روزِ ازل سے چوٹ ہے دل پر لگی ہوئی

(از غریب)

ہے آنکھ سوئے کوئے پیمبر لگی ہوئی — یثرب کی دُھن ہے دل کو برابر لگی ہوئی
چاروں طرف سے آئے ہیں دیدار کیلئے — اک بھیڑ زائروں کی ہے در پر لگی ہوئی
بھاگو چلو کہ حشر میں آئے ہیں مصطفےٰ — دوڑو سبیل ہے شہِ کوثر لگی ہوئی

Marfat.com

مدت سے داغِ عشق محمد جگر میں ہے
روزِ ازل سے چوٹ ہے دل پر لگی ہوئی

ہے آرزو کہ حشر میں جب گور سے اٹھوں
ہو تن پہ خاک کوئے پیمبر لگی ہوئی

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین دیکھ لو
ہے کس کی مہر ماتھے کے اوپر لگی ہوئی

جنت میں آپ جائیں گے جس دم بصد شان
اُمت بھی ہوگی ساتھ برابر لگی ہوئی

چل اے غریب شہر مدینہ کو جلد چل
غافل نہ ہو کہ موت ہے سر پر لگی ہوئی

محمد مصطفیٰ ﷺ گنجِ سعادت کے امیں تم ہو

(از نامعلوم)

محمد مصطفیٰ ﷺ گنجِ سعادت کے امیں تم ہو
شفیع المذنبیں ہو رحمۃ للعالمیں تم ہو

ہوئی تکمیلِ دیں تم سے کہ ختم المرسلیں تم ہو
رسالت ہے اگر انگشتری اس کے نگیں تم ہو

نہ ہوتے تم تو عرش و فرش کا نقشہ نہ جم سکتا
یہ دنیا اعتباری تھی حقیقت آفریں تم ہو

مبرا کر دیا تم نے خدا کو ذمہ داری سے
کہ ختمِ حجتِ حق کی نشانی بالیقیں تم ہو

نمکدانِ خوانِ ہستی کا تمہارا حُسن دلکش ہے
خدا جس کا ہو اُس سو جہاں سے زیادہ حسیں تم ہو

اگر پروردگارِ انس و جاں کو ہم نے پہچانا
بلاشبہ و بلاشک اس کی وجہِ اولیں تم ہو

تمہارا خوف ہو دل میں تو بیڑا پار ہے اپنا
خدا کا ڈر نہیں ہم کو جب اس کے ہم نشیں تم ہو

تمہاری یاد ہو جس دل میں اس دل کا ہی کیا کہنا
مکاں ہوگا عجب ہی شان کا جس کے مکیں تم ہو

ہوئی کافور ظلمت کفر کی جس کی شعاعوں سے
زمانہ پر یہ روشن ہے کہ وہ مہرِ مبیں تم ہو

نہ ہلتا فتح کا نشاں کیوں آشکارا جب
علمبردارِ حق تم ہو سپہ سالارِ دیں تم ہو

ہوا اسلام کا شرمندۂ احساں جہاں سارا
ہر اک اقلیم پر برسا گئے دُرِ ثمیں تم ہو

لقب خیر الامم جس کو دیا تاریخِ عالم نے
اس امت کے نگہباں اس زمانے میں تمہیں تم ہو

Marfat.com

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے

(از آغا حشر)

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کیلئے

اے دعا ہاں عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے
اے خدا اب پھیر دے رخ گردشِ ایام کے

صلح تھی کل جن سے اب وہ برسرِ پیکار ہیں
وقت اور تقدیر دونوں در پئے آزار ہیں

ڈھونڈتے ہیں اب مداوا سوزشِ غم کے لئے
کر رہے ہیں زخمِ دل فریاد مرہم کے لئے

رحم کر اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت سے ہیں

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دل جوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

دلِ مسلم میں پیدا جذبۂ منصور ہو جائے

(از عطا)

دعائے نیم شب یا رب میری منظور ہو جائے
فروغِ نورِ وحدت سے جہاں معمور ہو جائے

نہ لائے خطرۂ دار و رسن کو اپنی خاطر میں
دلِ مسلم میں پیدا جذبۂ منصور ہو جائے

ہلا دے قیصرِ استبداد کی بنیادِ سنگیں کو
مسلماں بادۂ توحید سے مخمور ہو جائے

Marfat.com

بہار آجائے اسلام کے اجڑے گلستاں میں
ہلاکت آفریں دورِ خزاں پھر دور ہو جائے
زمانہ جلوہ زارِ روئے تابانِ محمدؐ ہو
ہر اک تارِ نفس موجِ شرارِ طور ہو جائے
درخشندہ ستارے ہوں فروزاں پیرِ ملت ہو
نفاق باہمی اسلام سے کافور ہو جائے
خدایا وہ عطا کر ہم ضعیفوں کو توانائی
جو ظالم ہو ہمارے آگے وہ مجبور ہو جائے

مسلماں کو بنایا رازِ وحدت کا امیں تو نے

(از بشیر احمد زار بی اے (آنرز))

بیاباں کو بنایا غیرتِ خلد بریں تو نے
چمن میں کر دیا ہر گل کو نکہت آفریں تو نے
حیات اک آئنہ تھی آئنہ میں عکس تھا تیرا
جہاں خاتم تھا خاتم کو بنایا ہے نگیں تو نے
ہوا سر در چمن دلدادۂ پابندئ الفت
بلا کا گیت گایا قمری اندوہ گیں تو نے
کہیں کثرت کا چرچا تھا کہیں تثلیث کا جھگڑا
مسلماں کو بنایا رازِ وحدت کا امیں تو نے
ضیائے مہر الفت سے ہوئی بزمِ جہاں روشن
سراسر شمعِ گردوں سے درخشاں کی زمیں تو نے
تڑپتی تھیں دمِ نظارگی فردوس میں حوریں
بنایا قیس کو جب لیلئے محمل نشیں تو نے
ٹپکتی تھی تری تصویر سے صورتگری اس کی
دکھائی انجمن میں شانِ صورت آفریں تو نے
فروغِ مہر سے روشن کیا صحرا کے ذروں کو
ستاروں میں دکھائی تابشِ ماہ مبیں تو نے
عجم میں دورِ کذب وافترا کا ہو چکا آخر
میانِ ہاشمی سے جب نکالی تیغِ کیں تو نے
عرب کی قوم تھی مستِ خمارِ عشرتِ فانی
یہ ہمت کہ دی آوازِ اک عزم آفریں تو نے

Marfat.com

بنی ہر جاں کے لئے تیر بلا پہلی نظر تیری
دلوں میں کر گئی گھر جب نگاہِ واپسیں تو نے

ہوئی کافور دم میں وہ بشر کی بس بھری طینت
سر محفل میں پلایا ایک جامِ رنگیں تو نے

پریشاں نکہت حق کو کیا بادِ نبوت نے
چمن آرا کیا پھولوں کو برگ یاسمیں تو نے

خوشا وہ دن کہ تھا غار حرا خلوت گہ مکیں
خوشا وہ شب کہ پایا لامکاں میں اک مکیں تو نے

ملائک نے کہا سوئے فلک خیر البشر آیا
شہ افلاک سے پایا خطاب شاہ دیں تو نے

یہ لالہ زار تھا تیرا، وہ اک گلزار تھا تیرا
بنایا ہند کو گلشن بنایا ملک چیں تو نے

گناہ اُمت کے بخشانے کو محبوب خدا آئے

(از انور)

فلک پر جس گھڑی حضرت محمد مصطفےٰ آئے
ملک تعظیم کو پڑھتے ہوئے صلِ علیٰ آئے

بہم حور و ملک کہتے تھے امت کی شفاعت کو
گناہ امت کے بخشانے کو محبوبِ خدا آئے

بچھایا جا بجا فرشِ منور حور و غلماں نے
زمیں سے عرش پر جس دم محمد مصطفےٰ آئے

کہا روح الامیں نے دیکھئے کس شان و شوکت سے
شبِ معراج کو کس دھوم سے صلِ علیٰ آئے

کفِ پا چوم کر بولے ملائک عرش کے پیارے
محمد صاحبِ لولاک تاجِ ھَل اَتیٰ آئے

Marfat.com

گھر انجم کے واسطے چرخ نے خوش ہو کے حضرت پر
گئے جب عرش پر محبوبِ ربِّ کبریا آئے

جھکے تعظیم کو لوح و قلم عرش بریں انور
کہ جب عرشِ معلّٰی پر امامِ دوسرا آئے

تمنائے محبوب تڑپا رہی ہے

(از مغموم)

صبا حسن مدینہ کی لو آ رہی ہے
تمنائے محبوب تڑپا رہی ہے

فرشتوں نے پایا نہ حوروں نے دیکھا
میری آنکھ جو جلوہ دکھلا رہی ہے

فزوں جوش اور تنگ ہے ساغرِ دل
شرابِ محبت چھلک جا رہی ہے

پیمبرؐ کے روضہ پہ چھڑکاؤ ہوتا
میری آنکھ جو اشک برسا رہی ہے

نہ چھیڑ اے فلک عاشقانِ نبیؐ کو
قضا سر پہ کیا تیرے منڈلا رہی ہے

تپِ ہجر اور یادِ مژگانِ حضرت
مری فصدِ دل آج کھلوا رہی ہے

لحد میں نکیرین گھبرا رہے ہیں
سزا سر پہ کیا تیرے منڈلا رہی ہے

سمٹ جا رہی ہے گناہوں کی وسعت
شفاعت جو دامن کو پھیلا رہی ہے

دلِ مردہ میں جان باقی رہی کیا
محبت مدینے کی گرما رہی ہے

بھنور سے نکالو اسے شاہِ بطحا
مری کشتیِ عمر چکرا رہی ہے

بلا لو مجھے پاس اپنے خدارا
دکن میں میری روح گھبرا رہی ہے

کرو مجھ کو سیراب آبِ بقا سے
مری تشنگی ہائے چلّا رہی ہے

دمِ نزع یا مصطفےٰؐ یا محمدؐ
صدا دل سے مغموم کے آ رہی ہے

Marfat.com

اے بے نیاز! مجھ کو دلِ بے نیاز دے

(از نشتر)

موسےٰؑ کو صبر، خضرؑ کو عمرِ دراز دے
اے بے نیاز! مجھ کو دلِ بے نیاز دے

تقدیرِ کائنات کو دیکھے جو بے حجاب
پروردگار! وہ نگہِ عرش ناز دے

صیادِ فتنہ گر نے بچھایا ہوا ہے جال
بال عقاب و چنگلِ صید شاہباز دے

بحرِ بلا میں ڈوب کے نکلوں میں سربکف
مجھ تفتہ دل کو وہ جگرِ غم گداز دے

وہ آنکھ دے جو پھول میں خوشبو کو دیکھ لے
اس جلوہ گاہ میں دلِ دانائے راز دے

اے حسن! التفات کہ سر خم کئے ہے عشق
شمشیرِ ناز سے شرفِ امتیاز دے

ظلمت گہِ عدم میں جو شمعِ حیات ہو
وہ عشق کا شیرازۂ ہستی گداز دے

دنیا میں ضربِ گنبدِ خضرا نصیب کر
عقبیٰ میں ظلِ دامنِ شاہِ حجاز دے

ہاں! اے رسولِ عربیؐ پھر معجزہ دکھا دے!

(از عزیز منصوری)

ظلمت کا اس جہاں سے نام و نشاں مٹا دے
ہاں! اے رسولِ عربیؐ پھر معجزہ دکھا دے

سوتوں کو جو جگا دے مردوں کو جو جلا دے
اے ہاشمی قریشی ایسی نوا سنا دے

تشنہ لبی سے تیری اُمت تڑپ رہی ہے
ساقئِ حوضِ کوثر جامِ بقار پلا دے

دردِ نہاں سے شاہا جانوں پہ بن رہی ہے
تجھ بن نہیں ہے کوئی جو آن کر شفا دے

اعداء پہ جب کہ مولا تیرا کرم رہا ہے
قیدِ غم و الم سے اپنوں کو بھی چھڑا دے

کس کو سنائیں جا کر یہ حالِ زار اپنا
بگڑی بنانے والے بگڑی ہوئی بنا دے

Marfat.com

غفلت نے اپنی ہم کو بے خانماں بنایا	اُجڑی پڑی ہے بستی آقا اسے بسا دے
بچھڑے ہیں کارواں سے مولا ہمیں ملا دے	پہنچے کوئی خدارا بانگِ جرس سُنا دے
کہہ دے کوئی یہ جاکر سالارِ کارواں سے	خوابِ گراں سے آکر ہم کو ذرا جگا دے
نے ساربان پہنچا نے کارواں باشی	اتنا نہیں ہے کوئی جو زادِ راہ دلا دے
منزل کٹھن ہے آگے ڈر ہے نہ مر مٹیں ہم	ہمت کوئی دلا دے ڈھارس کوئی بندھا دے
ریگ رواں میں اپنا نقشِ قدم ہوا گم	اے خضرِ رہ آجا رستہ ہمیں بتا دے
وقت مدد ہے آنا اسلام مٹ رہا ہے	کوئی رہبر بنا دے کوئی چارہ گر ملا دے
آہ و بکا کو سُن لے اے عز و شان والے	گنبد سے اپنی صورت معجز نما دکھا دے
اے رحمتِ دو عالم کرنا ذرا اشارہ	یہ ڈوبتا سفینہ آئے اچھل ہمارا
طوفان بپا ہے مولا منجدھار میں گھرے ہیں	کالی گھٹا ہے چھائی ملتا نہیں کنارا
جانوں پہ بن رہی ہے زوروں پہ ہے تلاطم	اے ناخدائے کشتی کیجو مدد خدارا
اس رنج و بے کسی میں آتی ہے یاد تیری	وقتِ فغاں لبوں پر بس نام ہے تمہارا
بچنے کی کوئی صورت آقا نہیں ہماری	تجھ بن نہیں ہے کوئی جو دے ہمیں سہارا
ڈھارس بندھانے والے بگڑی بنانے والے	اے بے کسوں کے والی کرنا مدد خدارا
تو ہی ہے رنج و غم سے ہم کو چھڑانے والا	ہم لاجرم ہیں تیرے اپنا ہے تو ہی پیارا
اس درد کو اے مولا کیسے تمہیں دکھا دیں	یہ داستانِ غم ہے جا کر کسے سُنا دیں
حال زبوں ہمارا دیکھا نہیں ہے جاتا	بیچارگی کے صدمے کب تک پڑے اٹھائیں
بگڑی میں کوئی یاور بنتا نہیں کسی کا	خاکِ حرم سے پھر کیوں اپنی جبیں اٹھائیں
اے سرورِ دو عالم ہے آرزو یہ دل کی	ہم تیرے نام اپنا تجھ پہ نثار جائیں
دنیا میں کوئی مونس اپنا نہیں ہے آقا	بگڑی بنے گی تو اب آپ ہی بنائیں
جورِ فلک سے اُمت بیحال ہو رہی ہے	لاچار ہو کے مسلم دیتے ہیں یہ دعائیں

Marfat.com

دستِ کرم اٹھانا اے ہاشمی قریشی
مقبول کبریا ہیں ساری تیری دعائیں

کیا کیا تمہیں سنائیں اس درد کے فسانے
خوابِ گراں سے گزرے ہم کو کئی زمانے

دنیا سے بے خبر ہیں مدہوش سو رہے ہیں
اُٹھے نہ ہم اگرچہ آئی اجل جگانے

غفلت نے اپنی ہم کو ہے دربدر پھرایا
نکہت مٹا چکی ہے اسلاف کے فسانے

پوچھو نہ ہم سے آقا کیا کچھ گذر رہی ہے
دن رات بن رہے ہیں اعدا کے ہم نشانے

نام و نشاں اپنا پھر بھی نہیں مٹے گا
گو لاکھ آئے ہم کو دورِ زماں مٹانے

دولت لٹی ہماری عزت گئی ہماری
بیٹھے یہ کس کے اٹھیں سنبھلیں تو کس بہانے

ہاں ایک نام تیرا اے رحمتِ دو عالمؐ
ہے حرزِ جاں بنایا اپنے لئے خدا نے

یاد آگئی مجھ کو شبِ معراج ختم المرسلینؐ

(از مولانا علی حیدر طبا طبائی)

یاد آگئی مجھ کو شبِ معراج ختم المرسلینؐ
تفسیر سبحان الذی اسریٰ سُنیں اہلِ یقیں

اک دم میں جا کر عرش پر پھر آئے شاہ بحر و بر
حیراں ہے عقلِ بشر ششدر ہے فکرِ نکتہ چیں

پہنچے شہِ والا مکاں، اک آن میں تا لامکاں
حائل زماں ہو یا مکاں اس نور کو ممکن نہیں

تفصیل اس اجمال کی مجھ سے سُنے گر فلسفی
اک آن کی تقسیم میں گذریں گے ایام و سنیں

لائے براق برق دم چابک عناں چابک قدم
پیرِ شہِ عالی ہمم گردوں ہے جبریل امیں

بطحا سے شاہِ بحر و بر، فوراً ہوئے گرمِ سفر
تا مسجدِ اقصیٰ گئے ناطق ہے قرآن مبیں

آگے تھے شاہِ دو جہاں، محوِ نمازِ ذکرِ حق
پیچھے صفیں باندھے ہوئے سب انبیاء و مرسلینؑ

اک جام شیر اک جام مے لائے حضور مصطفیٰؐ
وہ شیر شاہؐ نے لے لیا چھوڑی شراب سلسبیں

پھر آیتِ قوسین سے ثابت ہے یہ بھی بے گماں
قوسین تک تھا جلوۂ محبوبِ رب العالمیں

Marfat.com

تھی شاہِ والا کی نظر مصداقِ مازاغ البصر
پھر آئے آپؐ افلاک پر دیکھنے آئے فردوسِ بریں

وہ طلحِ منضود اک طرف وہ سدرِ مخضود اک طرف
وہ ظلِّ ممدود اک طرف جس میں خراماں حورِ عیں

خنداں گلِ تر اک طرف لبریز ساغر اک طرف
تسنیم و کوثر اک طرف جس میں مئے و ماءِ معیں

نصف النہار خلد پر اس وقت طالع تھا قمر
جنت کی چاروں ندیاں شوقِ زیارت میں بڑھیں

اک نہر میں شیریں تھا آب اک نہر میں تھا شیرِ ناب
اِک نہر میں جاری شراب اک نہر میں تھا انگبیں

چرخِ منیرس سے بڑھے بامِ کوکب پر چڑھے
نقشِ قدم پر آپؐ کے آنکھیں ستاروں نے ملیں

شعریٰ تھا کلبِ آستاں اور نسرِ مرغِ پرفشاں
دلوِ فلک اک آب پاش اور سنبلہ اک خوشہ چیں

عیوق تھا اک دیدباں بہرِ حصارِ آسماں
کف الخضیب اک مشعل دارِ رہِ سلطانِ دیں

پھر چرخِ اطلس کی طرف رفرف ہوا فرّاں
رفتار تھی ملح البصر یا جنبشِ چشمِ یقیں

تھا محو اس کی دید میں گردن کو پھیرے آسماں
اور دیکھتے تھے فرقدیں اس کو لگا کر دوربیں

راکب کے دل میں بھی ابھی جنبش کا خیال آیا نہ تھا
دل کے ارادہ سے بھی کچھ پہلے یہ جا پہنچا وہیں

اس ذرۂ و تنزیہ پر آیا شہِ دیں کو نظر
الٹا ہوا جامِ قمر سیدھا رُخِ مہرِ مبیں

مُہرِ نبوّت کا شرف اس وقت ظاہر ہو گیا
یعنی زمین و آسماں ہیں شاہؐ کے زیرِ نگیں

تھی چرخِ اطلس پر عیاں نورِ جبیں سے دھوپ چھاں
اللہ رے قرب و عروجِ شاں پہنچے کہاں سلطانِ دیں

طے کر کے راہِ کہکشاں قوسین تک آئے حضورؐ
سدرہ سے بڑھ جاتے اگر جلتے پر روح الامیں

دیکھی عجب تابندگی آیا خیالِ بندگی
جا کر قریبِ ساقِ عرش اٹھی وضو کو آستیں

تا دیر سجدہ میں رہے مطلب جو دل کے تھے کہے
پھر ساجد و مسجود میں کچھ راز کی باتیں رہیں

سید کا دل تھا آئینہ اور عکس وحیِ کبریا
جو حرف تھا بے صوت تھا جو بات تھی وہ دلنشیں

خلعت شفاعت کا ملا حسنِ رسالت کا صلہ
پایا خطاب اللہ سے حضرتؐ نے ختم المرسلیں

حق سے تقرب کیلئے تخصیص کیا ہے عرش کی
جلوہ ہے اس کا ہر جگہ موجود ہے وہ ہر کہیں

لیکن یہ مقصود اس سے تھا سب جان میں پہچان لیں
ہیں مصطفےٰ کونین میں اللہ کے عہدِ گزیں

Marfat.com

رہتا ہوں میں شام و پگاہ شہ کا ثنا خواں ہر جگہ
میری طرف بھی اک نظر یا رحمۃ اللعالمین

جس سے اڑ جاؤں مدینے وہ ہوا کونسی ہے

(از بیخود)

جس سے پھر زخم ہرے ہوں وہ دوا کون سی ہے
جس سے اڑ جاؤں مدینے وہ ہوا کون سی ہے
میرے دل میں تو نہیں کوئی چمک نیکی کی
جس سے پُر نور ہو سینہ وہ ضیا کون سی ہے
یوں تو خوشبو میں بھری باد سحر پھرتی ہے
جس میں ہو بوئے مدینہ وہ صبا کون سی ہے
جس سے ہوں وقت نزع مشکلیں آساں اپنی
ہاں بتا شافع محشر وہ دعا کون سی ہے
لے لیا دہر میں بیخود نے سہارا تیرا
اس کی امید بھلا تیرے سوا کون سی ہے

اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب

(از مولانا ظفر علی خاں)

اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب
صبح ازل ہے تیری تجلی سے فیض یاب
زینت ازل کی ہے تو ہے رونق ابد کی تو
دونوں میں جلوہ ریز ہے تیرا ہی رنگ و آب
چوما ہے قدسیوں نے تیرے آستانہ کو
تھامی ہے آسماں نے جھک کر تیری رکاب

58799

Marfat.com

شایاں تجھ کو سرورِ کونین کا لقب — نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ دارین کا خطاب
برسا ہے شرق و غرب پہ ابرِ کرم تیرا — آدمؑ کی نسل پر تیرے احسان ہیں بےحساب
خیر البشرؐ ہے تو، تو ہے خیر الامم وہ قوم — جن کو ہے تیری ذاتِ گرامی سے انتساب
لیکن یہ قوم آج زمانہ میں ہے ذلیل — حالانکہ تھی تمام زمانہ میں انتخاب

مغرب کی دست برد سے مشرق ہوا تباہ
ایماں کا خانہ کفر کے ہاتھوں ہوا خراب

میرا ترانہ ہندی میری نوا حجازی

(از مجید ملک)

لائی سحر فلک سے پیغام پاکبازی — اللہ کی بارگہ میں حاضر ہوئے نمازی
اٹھ مست خواب غفلت اللہ کا نام لے کر — ہے وقت چارہ جوئی ہے وقت چارہ سازی
خالق سے لو لگانا خلقت سے پیار کرنا — یہ عشق ہے حقیقی، وہ عشق ہے مجازی
میں تیری جستجو میں تو بزم ہاؤ ہو میں — وہ میری بیقراری، یہ تیری بے نیازی
حسن اور عشق دونوں ہیں نور آسمانی — اک نور جاں نوازی، اک نور جاں گدازی
میں آبشار کوہی، میں رودبار صحرا — میرا ترانہ ہندی، میری نوا حجازی

آئی ہے آسماں سے جائیگی آسماں پر
میری سخن سرائی میری سخن طرازی

عجب بستی مدینہ ہے جہاں رحمت برستی ہے

(از امیر مینائی)

عجب بستی مدینہ ہے جہاں رحمت برستی ہے — زیارت کو ہماری روح مدت سے ترستی ہے

Marfat.com

تصور میں ہے تصویرِ محمدؐ گرد پھرتی ہے
ہماری بُت پرستی درحقیقت حق پرستی ہے

پری کو حور کو کیا دیکھیں تیرے دیکھنے والے
کن آنکھوں میں شوخی ہے کہ کن آنکھوں میں پستی ہے

مزہ ہے زندگانی کا یادِ محبوب الٰہی میں
جو غفلت میں بسر ہو موت سے بدتر وہ ہستی ہے

چلا چل بند آنکھیں شوق سے راہ مدینہ میں
زمیں ہے صاف آئینہ بلندی اور پستی ہے

مدینے کو امیدؔ اب ہند سے چل چونک اے غافل
یہ کیسی نیند سوتا ہے یہ کیسی تیری مستی ہے

اگر ذرّے کو چاہے پل میں وہ رشکِ قمر کر دے

(از حسن)

کوئی جا کر رسولؐ پاک سے میری خبر کر دے
غمِ فرقت نہیں اٹھتا ہے پتھر کا جگر کر دے

ہماری یہ شبِ فرقت الٰہی ہو گی کب حاصل
بہت بے چین ہے دل اے خدا جلدی سحر کر دے

شہنشاہِ مدینہ بس ابھی ہم کو طلب کر لیں
ہماری آہ میں خالق اگر میرا اثر کر دے

میں راضی ہوں خدا جنت میں بھیجے یا کہ دوزخ میں
اسی کی مہربانی ہے جدھر چاہے اُدھر کر دے

میں جھاڑوں اپنی پلکوں سے خدایا خاک گلیوں کی
مدینے میں الٰہی گر کہیں میرا گذر کر دے

عطا کی ہے محمدؐ کو الٰہی تو نے سب طاقت
اگر ذرّے کو چاہے پل میں وہ رشکِ قمر کر دے

Marfat.com

حسنؔ ہو جائے مستثنیٰ ابھی اک پل میں اے داور
ہمارے حال پر بھی لطف سے اک دم نظر کر دے

کملی والے مجھے کملی میں چھپا لے آجا

(از بیان یزدانی)

خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹا لے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

بیکسی پر مری رو رو کے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا
اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

دم تیری دید کا آنکھوں سے لگا رکھا ہے
لب پہ ہے میں تیرے پیار سنبھالے آجا

ہوں سیاہ کار مرے عیب کھلے جاتے ہیں
کملی والے مجھے کملی میں چھپا لے آجا

دیکھتے ہیں مجھے پھر پھر کے ضعیفانِ صراط
ڈگمگاتے ہیں قدم کون سنبھالے آجا

وقت ہے تیرے لئے دولت کنز المخفی
کھل گئے ہفت سماوات کے تالے آجا

پہنچا محبوب تو مشاطۂ رحمت نے کہا
خلعت ازمیں لے ناز کے پالے آجا

حق نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی
اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آجا

رنگ وحدت ہے یہاں غنچۂ خلوت ہے یہاں
اے گل گلشن لولاک نہالے آجا

صورت لالہ ہے پر داغ بیان کا سینہ
پڑ گئے ہیں تیرے پیار کے لالے آجا

دیکھو وہ شفاعت کے لئے آئے محمدؐ

(از کریمی)

کہتا تھا خدا دل میں نہ گھبرا اے محمدؐ
بخشوں گا اسی کو جسے فرمائے محمدؐ

موسےؑ کی ہوئی تا جبل طور رسائی — اور عرش معلےٰ پہ رکھی جائے محمدؐ
عیسےؑ کو ہوا چرخ چہارم پہ ٹھکانا — تا پایۂ قوسین گئے پائے محمدؐ
یوسفؑ پہ تو عاشق تھی زلیخا ہی زلیخا — یاں خالق و مخلوق ہیں شیدائے محمدؐ
جبرئیل محمدؐ ہے میرے عرش کا تارا — اور ماہ فلک نور تجلائے محمدؐ
ایک ایک کو بخشوں گا سر عرصۂ محشر — اُمّت کی خطاؤں سے نہ شرمائے محمدؐ
دامن ہی چھپالو مجھے دامن میں چھپالو — پردہ میرے عیبوں کا نہ کھل جائے محمدؐ
غل ہوگا یہ محشر میں کہ اُمّت عاصی — دیکھو وہ شفاعت کے لئے آئے محمدؐ

فرمائے گا یہ محشر میں کریمی سے یہ مولا
چاہے جسے فردوس میں لے آئے محمدؐ

قدموں میں مصطفےٰؐ کے میرا مزار ہوتا

(از اکبر)

قدموں میں مصطفےٰؐ کے میرا مزار ہوتا — وہ خاک پاک ہوتی میں خاکسار ہوتا
قدموں میں تیرے گرتا گلیوں میں تیری پھرتا — کبھی جاں نثار ہوتی کبھی اشکبار ہوتا
مولا مرے مجھے تم روضہ پہ گر بلاتے — کیوں زار زار روتا کیوں بے قرار ہوتا
مختار بخشش دیتا گر تم اشارہ کرتے — میرا جہاز عصیاں طوفاں سے پار ہوتا
مولا میری خبر لو گمراہ ہو چلا ہوں — کچھ اپنی زندگی کا نہیں اعتبار ہوتا
یہ بھلا ہوا کہ تو نے مجھے بخشوایا ورنہ — میری برائیوں کا کیوں کر شمار ہوتا

ہے جاں بلب یہ اکبر ترے در سے دور ہو کر
تیرا مزار ہوتا یہ جاں نثار ہوتا

Marfat.com

انبیاء دھوم مچاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

(از ظہیری)

مژدے ہر سُو سے یہ آتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
انبیاء دھوم مچاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

عالمِ قدس میں ہے شور، کہ وہ آتے ہیں
کہتے جبرئیل یہ جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

حوریں جنت سے نکل پڑتی ہیں اللہ رے خوشی
جب کہ رضواں یہ سُناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

آج معراج میں اللہ سے باتیں ہوں گی
یہ ملک سب کو جتاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

مر گیا ہجرِ نبیؐ میں ہوں لحد میں رکھ دو
واں نکیرین سُناتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

میں تو خود فرقتِ احمدؐ میں مرا جاتا ہوں
لوگ کیوں مجھ کو ستاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

جاں نکلنے کا بہانہ ہے بہانہ اچھا
ملک الموت سُناتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

کر دیا شق قمر جس نے اشارہ کر کے
ماہِ نو ساتھ میں لاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

کب سے ہے منتظرِ دید ظہیری اُن کا
دیکھیے پاس بلاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

واہ کس شان سے محبوب ہمارا نکلا

(از امیر)

واہ کس شان سے محبوب ہمارا نکلا
دھوم افلاک پہ ہے عرش کا تارا نکلا

رات دن لاتے ہیں جبرئیلؑ سلام و پیام
جس پہ عاشق ہیں وہ اللہ کا پیارا نکلا

نزع میں جلوۂ محبوبِ الٰہی دیکھا
شکر ہے ایک تو ارمان ہمارا نکلا

بھر گئی آنکھ میں اس ماہِ نبوتؐ کی چمک
جب چمک کر کوئی گردوں پہ ستارا نکلا

درسِ شافعیِ محشر جو مجھے یاد آیا
مغفرت کے لئے یہ خوب سہارا نکلا

Marfat.com

گئے جبریلؑ جو فردوس میں لینے کو براق — ناز کرتا ہوا وہ شوخ خود آرا نکلا
آپؐ جو پیدا ہوئے چرخ پہ انجم نے کہا — یہ نیا آمنہؓ کے گھر میں ستارا نکلا
ہوئیں یعقوبؑ کی آنکھیں جو دوبارہ روشن — وہ بھی حضرتؐ ہی کا درپردہ اشارہ نکلا
شب معراج پھرے آپؐ تو یہ شور ہوا — ڈوب کر ابر میں پھر چاند دوبارہ نکلا
مژدہ بخشش کے لئے خلد سے حوریں آئیں — مرتے دم منہ سے جہاں نام تمہارا نکلا

اک جہاں قلزم آفات میں ڈوبا تھا امیرؔ
جس نے اخلاص سے حضرتؐ کو پکارا نکلا

جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا

(از اکبرؔ)

جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا
کفر غارت ہوا بت گرے ٹوٹ کر منہ پہاڑوں میں شیطان چھپانے لگا

بدلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں نوبتیں شادمانی کی بجنے لگیں
دین کی فوج ہر سمت بجنے لگیں پرچم اسلام کا جگمگانے لگا

قصر کسریٰ کے کنگرے گرنے لگے ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
آگ آتشکدوں کی بجھانے لگا سوکھے ساون میں پانی بہانے لگا

پھر تو بحرِ شریعت سے موجیں اٹھیں چار جانب نبوت کی فوجیں بڑھیں
خاص اللہ سے باتیں ہونے لگیں پاس روح الامیں آنے جانے لگا

کیا بشر کیا ملک کیا زمیں کیا فلک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھ کر نورِ حق ہر کوئی یک بیک آمد آمد کا مژدہ سنانے لگا

ہر طرف نور ایسا ہویدا ہوا جس نے دیکھا وہی دل سے شیدا ہوا

Marfat.com

جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا تو بتے جتنے حسین تھے گھٹنے لگا
ساتھ ابوبکرؓ و عثمانؓ و عمرؓ اور علیؓ یہ پنج تن پاک پہنچے گلی ہو گئی
دل میں یہ مدعا ہے خدا کر بھلی منہ سے ہر ایک سے کلمہ پڑھانے لگا
جیسے تاروں میں جلوہ ہو مہتاب کا وہ باندھ کر چار اصحاب کا
سیدھا رستہ کسی کو بتانے لگا، دل کسی کا ادا سے لبھانے لگا
کیوں کہ بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر رنگِ رحمت چمن در چمن
کہہ کے امتِ نبیؐ پڑھ کے صلِ علیٰ بلبل خوش نوا چہچہانے لگا
موم پتھر ہوا بول اٹھے جانور سورج پھرا ہو گیا شق قمر
رفع حاجت کو اک جا کیے دو شجر سوکھے جنگل میں چشمے بہانے لگا
اکبرِ خستہ کی ہیں یہ چار التجا ان میں پوری تو ہو کوئی بہرِ خدا
یا تو جلوہ دکھا یا مدینے بلا ورنہ تسکین دے دل ٹھکانے لگا

مجھے بھی حبیب خدا بخشوانا

(از اکبر)

مجھے بھی حبیبِ خدا بخشوانا — نہ تم سا ملا کوئی دیکھا زمانہ
اندھیرے میں مرقد کے گھبرا نہ جاؤں — مجھے چاند سی اپنی صورت دکھانا
بہت سخت ہے گرمی روزِ محشر — مرے سر پہ رحمت کا ہو شامیانہ
بھڑکتی ہے دوزخ نکلتے ہیں شعلے — جلائیں جلائیں بچانا بچانا
غرض تم کوئی راہ ایسی بتا دو — مدینے میں ہو رات دن آنا جانا
پڑا رہنے دے گرد اپنے مکان کے — کہاں ہے تیرے عاشقوں کا ٹھکانا
کبھی اسودِ پاک پر بوسہ دینا — کبھی زمزمہ آبِ زمزم پہ گانا

Marfat.com

میں ہوں طالب شوق پابوسِ حضرتؐ　　مرا اُن کے قدموں پہ مدفن بنانا
چلا ہیں جو محفل سے بولے یہ حضرتؐ
وہ جاتا ہے اکبر بُلانا بُلانا

یارسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی

(از شمس تبریزؒ)

یا رسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی　　برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
نازنین حضرتؐ حق صدر بدر کائنات　　نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی
در شبِ معراج بودہ جبرئیل اندر رکاب　　پا نہادہ بر سریر گنبد خضرے توئی
یارسول اللہ تو دانی امتانت عاجزاند　　عاجزاں را رہنما و پیشوائے ما توئی
شمس تبریزیؒ چہ داند نعت تو پیغمبرا
مصطفےؐ و مجتبےؐ و سید اعلےٰ توئی

روتی ہے شبنم کہ نیرنگِ جہاں کچھ بھی نہیں

(از اعجازؔ)

روتی ہے شبنم کہ نیرنگِ جہاں کچھ بھی نہیں
خندہ زن ہیں گُل کہ رنگِ گلستاں کچھ بھی نہیں
جن کی نوبت کی صدا سے گونجتے تھے آسماں
دم بخود ہیں مقبروں میں ہوں نہ ہاں کچھ بھی نہیں
گور کے منہ کا نوالہ ہو گیا بہرام گور
تیر آہن دوز جب اُترا کماں کچھ بھی نہیں

Marfat.com

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ کا شور ہے
کائناتِ ہستی کون و مکان کچھ بھی نہیں

دیکھئے کس طرح طے ہوں منزلیں یہ دور کی
جھیل ساٹھ میل آبادی کا کنواں کچھ بھی نہیں

کیا افسونِ تکلم کس کا اعجازِ بیان
گر نہ ہو الطافِ یزدانی بیاں کچھ بھی نہیں

جب عشق محمدؐ نے سینے میں ضیاء ڈالی

(از اکبر)

جب عشق محمدؐ نے سینے میں ضیاء ڈالی
تصویرِ سیاہ کاری رحمت نے مٹا ڈالی

رحمت کی نظر تم نے مجھ عاصی پہ کیا ڈالی
بگڑی ہوئی محشر میں سب بات بنا ڈالی

اللہ تو ہوئے عاشق جبریل ہیں قاصد
جو بات نہ دیکھی تھی دنیا کو دکھا ڈالی

تھے مصر کی گلیوں میں یوسفؑ کے فقط چرچے
پر حسنِ محمدؐ نے کیا دھوم مچا ڈالی

ستار تیرے آگے کیا پیش کرے عاجز
عیبوں کی جو گٹھڑی تھی رحمت نے چھپا ڈالی

انگور کی جا دل ہے بادام کی جا آنکھیں
منظور یہ فرماؤ محبوب خدا ڈالی

Marfat.com

اے ابرِ کرم اب تو رحمت کا کوئی چھینٹا
ارمانوں کی سب کھیتی حسرت نے جلا ڈالی

اس روضے پہ اے اکبر فردوس کے پھولوں کی
طاقوں میں بچھا ڈالی جالی بھی بنا ڈالی

درِ مصطفیٰؐ سنگِ موسیٰؑ نہیں ہے

(از بیانؔ یزدانی)

درِ مصطفیٰؐ سنگِ موسیٰؑ نہیں ہے — یہاں عرش ہے طورِ سینا نہیں ہے
چلو وادیٔ عشق میں پا برہنہ — یہ جنگل وہ ہے جس میں کانٹا نہیں ہے
عرب میں عجم میں زمیں پر فلک پر — کہاں آپؐ کا بول بالا نہیں ہے
کجا سیرِ احمدؐ کجا سیرِ موسیٰؑ — یہاں چرخِ نیلی ہے دریا نہیں ہے
خدا کی طرح وہ بھی ہے فرد یکتا — نظر اس کی کیا جس کا سایہ نہیں ہے
قیامت میں ہوں کس طرح چھوڑ دامن — کہ اس بھیڑ میں میرا کوئی نہیں ہے
کہاں روئے احمدؐ کہاں ماہِ تاباں — یہ وہ حسن ہے جس میں دھبا نہیں ہے
رُکے شاہؐ تو پردے سے آواز آئی — کہ پردے میں آ تجھ سے پردا نہیں ہے
نظر ڈھانپ کے کھول دے چشمِ دل کو — کہ آگے حقیقت ہے دھوکا نہیں ہے
ہے گنجِ سخن بلبل و گل کی خلوت — یہاں کام زاغ البصر کا نہیں ہے
کہا پھر تو آغوشِ رحمت میں لے کر — جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے
بیاں کیا کروں سیرِ اسرا کی باتیں — سراسر یہ پنہاں کا پیدا نہیں ہے
پرے کیا ہوں عالمِ کون مکون سے — خدا جانے کیا بھید ہے کیا نہیں ہے
رکھوں کس سے امیدِ الطاف شاہاؐ — بیانؔ کا کوئی اور مولا نہیں ہے

Marfat.com

رواں زباں پہ محمدؐ کا نام ہو جائے

(از دردی)

اگر مدینہ ہمارا مقام ہو جائے
توسب امیدوں کا قصہ تمام ہو جائے

جو دل فدائے خیر الانامؐ ہو جائے
تو جاں نثاروں میں اپنا بھی نام ہو جائے

جو وِردِ اپنا درود سلام ہو جائے
حصولِ قربِ رسولؐ کرام ہو جائے

مروں جو عشقِ نبیؐ میں رہِ مدینہ میں
بڑا ہو شرف شہیدوں میں نام ہو جائے

تیری جناب میں یارب یہ التجا ہے میری
نصیب سجدہ بیت الحرام ہو جائے

بلا کو ہند سے یثرب میں ساقیٔ کوثر
یہیں نہ عمر کا لبریز جام ہو جائے

رُکے جو نزع کے عالم میں دم میرا یارب
رواں زباں پہ محمدؐ کا نام ہو جائے

جو نبض دیکھے مریضِ غمِ محمدؐ کی
تڑپ تڑپ کے مسیحا تمام ہو جائے

ملے جو مرہم خاکِ درِ حبیبِ خدا
تو زخمِ دل کو میرے التیام ہو جائے

پڑھیں درود جو شوقِ لقائے حضرتؐ میں
تو سب کو خواب میں دیدارِ عام ہو جائے

سنا ہے ہم نے مدینہ کا وہ غنی ہے دھنی
وہیں پہ چل تو اے دردی کہ کام ہو جائے

میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے

(از نور)

میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

مر نہ جاؤں ہند میں روتا ہوا اے کبریا
ہے تیری درگاہ میں ہر وقت یہ میری دعا

Marfat.com

جس طرح سے ہو سکے مجھ کو مدینے دے پہنچا — اپنی چشموں سے کروں میں صاف روضۂ انبیاءؐ
یہی کام ہو بارہ مہینے مجھے — میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

شافعِ محشر تمہیں ہو اور حبیبِ ذوالجلال — ہم گنہگاروں کی جانب بھی ذرا کیجو خیال
حشر میں رسوا نہ ہوں آقا میرے اعمال — ہم پہ بھی نظرِ کرم ہو صورتِ حضرت بلالؓ
لاؤ رات کو خواب میں سینے مجھے — میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

رنج و غم درد و الم نے اور چرخِ پیر نے — یاس نے حسرت نے بیتابی نے اور تقدیر نے
آہ نے فریاد نے اور نالۂ شبگیر نے — بیکسی ارمان نے اور اس دلِ تشہیر نے
جی بھر کے سبھی نے ستایا مجھے — میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

چھوڑ کر دنیا کے جھگڑے میں یہیں سب جاؤنگا — پھر نہ آؤں گا دوبارہ لوٹ کر جب جاؤنگا
پا برہنہ ہند سے میں سوئے یثرب جاؤنگا — اے دلِ مضطر نہ گھبرا میں عرب کو جاؤنگا
کیا یاد ہے میرے نبیؐ نے مجھے — میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

بوئے زلفِ انبیاء لے کر اڑی بادِ نسیم — کچھ چمن میں لی گلوں نے اور کچھ لیگی شمیم
صورتِ نرگس رہا میں دیکھتا گویا عظیم — کیا تماشہ ہے تیری قدرت کا اے قادرِ کریم
دیا ایک نہ ذرہ کسی نے مجھے — میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے
میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے

Marfat.com

کیوں ناخدائے اُمّت تاخیر ہو رہی ہے

(از شایق)

عشقِ نبیؐ کی دل پر تاثیر ہو رہی ہے — یہ مشتِ خاک اپنی اکسیر ہو رہی ہے
وصفِ رُخِ محمدؐ تحریر ہو رہی ہے — یعنی کتابِ حق کی تفسیر ہو رہی ہے
شمس الضحٰے وہ چہرہ بدر الدجیٰ وہ عارض — نورِ خدا کی روشن تفسیر ہو رہی ہے
واللیل زلفِ مشکیں ہے دامِ طائرِ دل — مشکِ ختن کی جس سے تشہیر ہو رہی ہے
جو ابروئے مبارک محرابِ عاشقاں ہے — وہ کفر کے گلے پر شمشیر ہو رہی ہے
اس رشکِ حسنِ یوسف کو دیکھ کر زلیخا — حیرت کی اک مجسم تصویر ہو رہی ہے
بحرِ گناہ میں میری کشتی ہے ڈوبنے کو — کیوں ناخدائے امت تاخیر ہو رہی ہے
اب کیمیا کے پیچھے مت خاک چھان اے دل — خاکِ درِ محمدؐ اکسیر ہو رہی ہے
دیکھو یہ جذبِ الفت بعد از فنا لحد میں — جلوہ نما نبیؐ کی تصویر ہو رہی ہے
خلقِ عظیم دیکھو محبوبِ کبریا کا — خلقت اسیرِ دامِ تسخیر ہو رہی ہے

لکھ شوق دل سے شایقؔ وصفِ حبیبِ ایزد
نامہ میں تیرے نیکی تحریر ہو رہی ہے

بشر نورِ ربُّ العلےٰ بن کے آیا

(از اکبر)

بشر نورِ ربُّ العلےٰ بن کے آیا — نئے رنگ میں جا بجا بن کے آیا
کہیں لالہ و گل کہیں چاند سورج — تجلّائے ارض و سما بن کے آیا
کہیں انبیاء بن کے شکلیں دکھائیں — کہیں صورتِ اولیاء بن کے آیا

Marfat.com

کبھی شکلِ موسیٰؑ کبھی شکلِ عیسیٰؑ
کبھی یوسفؑ مہ لقا بن کے آیا

کبھی بن کے مجنوں پھرا کوہ و صحرا
کبھی لیلےٰ دل ربا بن کے آیا

ہے تیرے بگڑنے میں کیا کیا بناوٹ
جو بگڑا نئی شان کا بن کے آیا

بڑے کھیل کھیلے بہت روپ بدلے
زمانے میں بہروپیا بن کے آیا

کیا عاشقوں کو گرفتارِ گیسو
حسینوں کی بانکی ادا بن کے آیا

اگر لہر آئی بنا شکلِ گوہر
جو موج آ گئی بلبلا بن کے آیا

کیا بلبلوں کو اسیرِ محبت
چمن میں گلِ خوشنما بن کے آیا

بہت گل کھلے ہیں مگر اس چمن میں
بہار آئی جب مصطفیٰؐ بن کے آیا

بنے اولیاء انبیاء سب براتی
جب دولہا حبیبِ خدا بن کے آیا

محبت کی میراث اکبرؔ کو بخشی
جو وارثِ حق نما بن کے آیا

تم خدا کے ہو خدائی ہے تمہاری ساری

(از کیفؔ)

بزمِ کونین نمائش ہے تمہاری ساری
حق نے یہ بزم تمہیں سے تو سنواری ساری

پاسِ عاشق کے جو شئے ہے وہی معشوق کی ہے
تم خدا کے ہو خدائی ہے تمہاری ساری

سب نبیؑ نورِ محمدؐ سے ہوئے ہیں پیدا
اسی دریا سے یہ نہریں ہوئی جاری ساری

عجز اللہ رے تمہارا کہ صلحِ کُل ہو کر
زندگی اپنی غریبوں میں گذاری ساری

تم بنا دو جو قیامت میں تو بن جائے گی
ورنہ بگڑی ہوئی باتیں ہیں ہماری ساری

خلق تو جرم کرے اور خدا فضل کرے
سچ تو یہ ہے کہ یہ خاطر ہے تمہاری ساری

اچھے ان کے ہیں تو لے کیفؔ برے کس کے ہیں
اپنی امت ہے محمدؐ کو پیاری ساری

Marfat.com

مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں

(از نامعلوم)

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں

المدد المدد اے شافعِ روزِ محشر
بوجھ بھاری ہے گناہوں کا دبا جاتا ہوں

ہے زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف
آپ آتے ہیں تو میں آپ میں آجاتا ہوں

دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے طاقت مجھ میں
شوق کھینچے لئے جاتا ہے کہ میں جاتا ہوں

قافلے والے چلے جاتے ہیں آگے آگے
مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں

کاروانِ رہ طیبہ میں ہوں آوازِ درا
سب میں شامل ہوں مگر سب سے جدا جاتا ہوں

اس لئے تا نہ ملے روکنے والوں کا پتہ
محو کرتا ہوا نقشِ کفِ پا جاتا ہوں

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آزری

(از خسرو)

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آزری
ہر چند وصفت میکنم لیکن تو چیزے دیگری

تو از پری چابکتری وز برگِ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

عالم ہمہ یغمائے تو خلقِ خدا شیدائے تو
آن نرگسِ رعنائے تو آوردہ رسمِ دلبری

ہرگز نیاید در نظر صورت ز روئیت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرۂ یا مشتری

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہرِ خدا سوئے غریباں بنگری

Marfat.com

صَلِّ علیٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

(از محسن)

صَلِّ علےٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ صَلِّ علےٰ حبیبنا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

صَلِّ علےٰ رسولنا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ صَلِّ علےٰ شفیعنا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

وردِ زباں یہ رکھ دلا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ صَلِّ علےٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

وہ سرِ پاک مصطفےٰؐ سرِ خدا ہے سربسر نورِ جمالِ کبریا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

ہے یہ خطا کہ زلف کو مشکِ ختن سے دوں مثال زلف کی بُو ہے جانفزا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

سر نہ جھکا دیں کس طرح جن و ملک بجان و دل ہے وہ جبین خوشنما صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

ابرو کے ہیں ہلال دو ماہِ صیام ماہِ عید جس نے کہ دیکھا خوش ہوا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

چشمِ حیا تھی آپؐ کی ایسی کہ خود حیا نے دیکھ پردہ میں منہ چھپا لیا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

گوشِ مبارک آپؐ کے سننے کے واسطے بنے معنیٔ حق کا مدعا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

بینیٔ پاک کا وہ خط مثلِ الف ہے یا قلم آپ خدا نے ہے لکھا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

بینی کے منخرین پر کیوں نہ ہوں دل سے میں فدا ہیں وہ دو چشمے جابجا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

کیا میرا منہ ثنا کروں ان کی لب و دہن کی میں آبحیات ہے سدا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

بات میں جو مٹھاس تھی آپؐ کی وہ کہاں بھلا قند و نبات میں مزا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

دانتوں کی آب اور چمک وہ تھی کہ اپنے آپ کو آبِ گہر نے لی چھپا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

نور تھا ریش میں وہ کچھ زرد تھا جس کے روبرو رشکِ شعاعِ مہر کا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

جلوۂ روئے پاک میں نورِ خدا کا تھا ظہور جس نے کہ دیکھا یہ کہا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

دست بنے تھے آپؐ کے بہرِ دعائے مذنبیں منہ کی قبول تھی دعا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

انگلیاں پانچوں آپؐ کی وقت نماز کے ہیں پانچ ہاتھ رکن ہے شرع کا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

Marfat.com

صاف تو یوں ہے آئینہ ایسا کہاں ہے پاک صاف — سینہ تھا جیسا آپ کا صل علیٰ محمدؐ
خالی ہوا و حرص سے نعمتِ حق سے پُر شکم — گرسنہ حق کی دید کا صل علیٰ محمدؐ
نافِ زمیں سے عرش تک یُوں ہے ہے ناف کی مہک — نافہ میں ایسی بُو کہاں صل علیٰ محمدؐ
محسن اب آگئے ہو خموش زانو دبا کے کر ثنا — آگے ادب کی ہے یہ جا صل علیٰ محمدؐ
سرکو دہن کے کہتی تھی شمع زبانِ حال سے — آپ کی دیکھ کے ساق پا صل علیٰ محمدؐ
پاؤں تھا قائم آپ کا وہ رہِ مستقیم پر — حق سے ذرا نہیں ڈگا صل علیٰ محمدؐ
جسم مبارک آپ کا ہاتھ سے حق کے تھا بنا — سر سے لگے لیکے تا بپا صل علیٰ محمدؐ
رنگ ملیح آپ کا لیکے عرب سے تا عجم — شور جہاں میں ہے پڑا صل علیٰ محمدؐ
عرش کو رتبہ تب ملا جبکہ قلم نے لوح پر — سر کو جھکا کے یہ لکھا صل علیٰ محمدؐ
وہ ہے شفیع عاصیاں وہ ہے رحیم اور کریم — ایسا ہوا نہ ہووے گا صل علیٰ محمدؐ
انبیاء اولیاء ہی سب پڑھتے نہیں فقط درود — کہتا ہے ان پہ خود خدا صل علیٰ محمدؐ

خاک کرِ محسن آپ کو لے کے پہنچ مدینے کو
روضہ پہ چل کے پڑھ سدا صل علیٰ محمدؐ

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا

(از مولانا جامیؒ)

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا — زمین از حبِّ او ساکن فلک از عشق او شیدا
از و در ہر تنے ذوقے وزو در ہر دلے شوقے — از و بر ہر زبان ذکرے وزو در ہر سرے سودا
محمد احمد و محمود وے را خالقش بستود — از و شد جودِ ہر موجود زو شد دیدہ ہا بینا
اگر نامِ محمد را نیا وردے شفیع آدمؑ — نہ آدمؑ یافتی توبہ نہ نوحؑ از غرق نجینا
نہ ایوبؑ از بلا راحت نہ یوسفؑ حشمت و شوکت — نہ عیسیٰؑ آن مسیحا دم نہ موسیٰؑ آں ید بیضا

Marfat.com

دو چشم نرگسینش راکہ مازاغ البصر خوانند	دو زلف عنبرینش راکہ واللیل اذا یغشیٰ
بوصفش سورۂ طٰہٰ مزمل ہم دگر یٰسین	بموجودات عالی ذات لولاک لما خلقنا
ز شرح سینۂ اش جامی الم نشرح لک برخواں
ز معراجش چہ میخوانی کہ سبحٰن الذی اسریٰ

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے

(از امیرؒ)

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے	درِ رسول پہ حاضر غلام ہو جائے
مدینے جاؤں اور آؤں دوبارہ پھر جاؤں	تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے
تیری جنابِ مقدس میں سرورِ عالم	قبول میرا درود و سلام ہو جائے
مدینے جاؤں تو پلکوں سے خاک بھی جھاڑوں	الٰہی اس کا کوئی انتظام ہو جائے
بشر وہ کیسے نہ عالی مقام ہو جائیں	قبول جن کا درود و سلام ہو جائے
خدا نے ہاتھ سے اپنے بنائی ہے صورت	جو دیکھ لیوے تو یوسف غلام ہو جائے
جو جان جائے شہیدی کی طرح روضے پر	تو عاشقانِ محمد میں نام ہو جائے

بلالو جلد مدینے کہ ہے امیر کو خوف
کہیں نہ عمرِ دو روزہ تمام ہو جائے

ترحم یا نبی اللہ ترحم

(از مولانا جامیؒ)

ز مہجوری برآمد جانِ عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی	ز مہجوراں چرا فارغ نشینی

Marfat.com

زخاک اے لالۂ سیراب برخیز
چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

بروں آور سر از برد یمانی
کہ روئے تست صبح زندگانی

شب اندوہ مارا روز گرداں
ز رُویت صبح ما فیروز گرداں

بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ
بسر بر بند کافوری عمامہ

فرود آویز از سر گیسواں را
فگن سایہ بپا سرو رواں را

ادیم طائفی نعلین پا کُن
شراک از رشتۂ جانہاے ما کُن

جہانے دیدہ کردہ فرش راہ اند
چو فرش اقبال پابوس تو خواہند

ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ
بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ

بدہ دستے ز پا افتادگاں را
بکُن دلداریٔ دلدادگاں را

اگر چہ غرق دریائے گناہیم
فتادہ خشک لب بر خاک راہیم

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے
کُنی بر حال لب خشکاں نگاہے

قافلے جبکہ مدینے کی طرف جاتے ہیں

(از مسکین)

قافلے جب کہ مدینے کی طرف جاتے ہیں
اپنی محرومی پہ ہم روتے ہیں شرماتے ہیں

گرچہ ساماں نہیں ظاہر میں مہیا لیکن
بیکسوں کی وہ مدد غیب سے فرماتے ہیں

طاقتِ ضبط نہیں میں تو چلا بسم اللہ
نفس و شیطان مجھے مکر سے بہکاتے ہیں

رات دن رکھتے ہیں دل میں یہ تمنا اپنے
ہم سے محتاجوں کو کب دیکھئے بلواتے ہیں

لو مبارک ہو شہنشاہ کا روضہ آیا
عرش سے جن کی زیارت کو ملک آتے ہیں

کیا ہے اس شاہ رُسل کا بھی جلالی دربار
بادشاہاں جہاں رعب سے تھرّاتے ہیں

Marfat.com

کیا یہ دربار ہے دربار حبیبِ رحمت
فیض اس در سے سبھی جن و بشر پاتے ہیں
خواب میں کاش مجھے دولتِ دیدار ملے
چاہتے ہیں جسے دیدار وہ دکھلاتے ہیں
گرچہ اعمال بُرے ہیں ترے مسکین لیکن
شکر ہم سگ اسی درگاہ کے کہلاتے ہیں

ابر رحمت کی وہ محشر میں گھٹائیں آئیں

(از نامعلوم)

ابر رحمت کی وہ محشر میں گھٹائیں آئیں
چین امت کو ملا سرد ہوائیں آئیں
خلد سے قبر میں زائر کی ہوائیں آئیں
حوریں فردوس سے لینے کو بلائیں آئیں
درِ شہ سے وہ اجابت کی ندائیں آئیں
دوڑتی ناز امت کی دعائیں آئیں
دامن مغفرتِ حق میں چلیں چھپنے کو
مجھ سے رخصت کیلئے میری خطائیں آئیں
وزن اعمال سے رحمت نے بچایا ہم کو
ہے یہ کثرت کہ نہ میزان میں خطائیں آئیں
منہ لگایا جو انہیں مغفرت و رحمت نے
ناز کرتی ہوئی محشر میں خطائیں آئیں
شرم سے میری خطائیں تو چھپی تھیں یا رب
تیری رحمت نے کہا سامنے آئیں آئیں
بے کفن دیکھ کے لاشہ ترے دیوانہ کا
حوریں جنت سے لئے اپنی ردائیں آئیں
رنگ رفتہ یہ مرا ساتھ اڑا لائی ہیں
سرخرو کرنے کو طیبہ کی ہوائیں آئیں
روکتا کون نہ ہوتے رحمتِ عالم موجود
امتوں پر جو عذاب آیا بلائیں آئیں
سرنگوں ہے جو درِ شہ پہ ہمارے آگے
چرخ کو یاد مگر اپنی جفائیں آئیں

Marfat.com

ہے کوئی بخشنے والا بھی گنہگاروں کا

از حافظ

توہی شافع ہے قیامت میں گنہگاروں کا — چارہ گر تیرے سوا کون ہے بیچاروں کا

طعنہ سُن سُن کے میں کہتا ہوں نکوکاروں کا — ہے کوئی بخشنے والا بھی گنہگاروں کا

جلد ہنگامۂ محشر میں خبر لو مولا — منہ ذرا سا نکل آیا ہے گنہگاروں کا

ہے ابھی عشق نبیؐ کا میرے دل سے یہ کلام — حال ہوتا ہے یہی تازہ گرفتاروں کا

آبرو آج ترے ہاتھ ہے اے داورِ حشر — مجمع عام ہے اور ساتھ ہے دینداروں کا

ایک کوچۂ حضرت کا ہے سودا شب و روز — سر سے ملتا نہیں سایہ کبھی دیواروں کا

دیدیا دیکھ کے دنیا کے طبیبوں نے جواب — اب تو اللہ ہی ہے والی تیرے بیماروں کا

مستحقانِ شفاعت کی جو فہرست لکھو — نام عنوان یہ ہو ہم سے سیاہ کاروں کا

جو کہ اس غم سے ہے فارغ نہ ہو غم سے فارغ — دل رہے شاد اماموں کے عزاداروں کا

اور معشوق تو عشاق سے کرتے ہیں گریز — تو وہ مطلوب ہے طالب ہے طلبگاروں کا

خوب اے شرم گنہ کام بنایا تو نے — ہوگیا رنگ سفید اڑکے سیاہ کاروں کا

خواب میں بند ہوں آنکھیں تو میں دیکھوں ان کو — ہوکے بیہوش کروں کام میں ہشیاروں کا

پڑھتے ہیں میری غزل کر کے تخلص تبدیل
حافظ ہے ان دنوں شیوہ یہی عیاروں کا

کس کے آنے کی فلک پر ہے خبر آج کی رات

(از امیر)

کس کے آنے کی فلک پر ہے خبر آج کی رات — آنکھ سورج سے ملاتا ہے قمر آج کی رات

Marfat.com

شبِ معراج ہے محبوب کی خوش ہو مومن ساری امت پہ ہے رحمت کی نظر آج کی رات
شاخیں طوبیٰ کی قدم چومتی ہیں جھک جھک کر فیضِ مقدم سے ہیں سرسبز شجر آج کی رات
دیکھو جنت میں جوانانِ چمن کے جوبن ٹپکے ہی پڑتے ہیں شاخوں سے ثمر آج کی رات
کہکشاں کہتی ہے قسمت کا ستارا چمکا ہوگا اس راہ سے حضرتؐ کا گذر آج کی رات
نیک و بد سب پہ برابر ہے عنایت کی نگاہ خشک کانٹے بھی ہوئے ہیں گلِ تر آج کی رات
ہے سرِ شام سے رحمت کے فرشتوں کا نزول لیلۃ القدر ہے عالم میں مگر آج کی رات
حوریں فردوس سے نکلی ہیں نچھاور کرنے سر پہ رکھے طبقِ لعل و گہر آج کی رات
بابِ رحمت کی طرح بابِ اجابت ہے کھلا مانگ لے جس کو ہو جو مدِ نظر آج کی رات
رد نہ ہوگا کسی محتاج کا تا صبح سوال خود ہے مشتاقِ دعاؤں کا اثر آج کی رات
سر پہ سلطانِ دو عالمؐ کے ہے سایہ کرنا سب ملک بیٹھے ہیں کھولے ہوئے پر آج کی رات
لکھوں معراج کے مضمون بنا کر میں قلم ہاتھ آئیں پرِ جبریلؑ اگر آج کی رات
زینت دوشِ شفاعت کا ہو اخلعت خاص پٹکا رحمت کا ہو زیبِ کمر آج کی رات
جو مقرب ہیں فرشتے وہ کھڑے ہیں تہِ عرش بہرِ تعظیم جھکائے ہوئے سر آج کی رات
شوق پابوسی میں ہیں آپ سے باہر دونوں دل نہ بس میں ہے نہ قابو میں جگر آج کی رات
ذکر اس ماہِ نبوت کا یہاں ہوتا ہے گھر ہے میرا صفتِ برجِ قمر آج کی رات

روشنی پھیلی ہے خورشیدِ رسالت کی امیر
میرے گھر شام سے مہمان ہے سحر آج کی رات

بحرِ حقیقت نورِ سراسر صلی اللہ علیہ وسلم

(از طالب)

بحرِ حقیقت نورِ سراسر صلے اللہ علیہ وسلم شافعِ محشر حق کے پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

رحمتِ داور مالکِ کوثر سرورِ اکبر حق کے پیمبر
بسکہ دلاور خلق کے افسر صلے اللہ علیہ وسلم

فخرِ سلیماں مہرِ درخشاں سرِ خراماں زیبِ گلستاں
باعثِ ایماں ہادی رہبر صلے اللہ علیہ وسلم

ہادی امت صاحبِ جنت مایۂ رحمت چشمِ مروت
مصحف صورت مہر سراسر صلے اللہ علیہ وسلم

تارکِ دنیا مالکِ عقبیٰ حرمتِ عیسیٰ عزتِ موسیٰ
از ہمہ اعلیٰ از ہمہ بہتر صلے اللہ علیہ وسلم

نور ہے ان کا سب میں ہویدا عالم سارا ان پہ شیدا
روئے مصفا ماہ منور صلے اللہ علیہ وسلم

طالبِ خستہ کے ہیں مطالب فخرِ عدالت مہرِ مآرب
حامی الفت شافعِ محشر صلے اللہ علیہ وسلم

ذرے ذرے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے

(از امیرؔ)

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

کثرتِ جرم سے ایسا ہوں میں مجرم نادم
توبہ کرتے ہوئے بھی مجھ کو حیا آتی ہے

شمع پر روضۂ اقدس پہ جو گرتے ہیں پتنگ
پرِ جبریلؑ کی کانوں میں صدا آتی ہے

یاد جب آتی ہے حضرتؐ کے تبسم کی شہید
حورِ عین پڑھتی ہوئی صلِّ علیٰ آتی ہے

خاک چھانیں تو رہِ عشقِ نبیؐ میں چھانیں
ذرے ذرے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے

غمِ احمدؐ میں مرے دل سے نکلتا ہے دھواں
یا امنڈتی ہوئی قبلہ سے گھٹا آتی ہے

مردے جی اٹھتے ہیں عیسیٰؑ بھی تڑپ جاتے ہیں
بات جب قالبِ اعجاز نما آتی ہے

روضۂ پاک میں سب ضبطِ نفس کرتے ہیں
اس گلستاں میں دبے پاؤں صبا آتی ہے

نامِ پاک آپؐ کا لیتی ہے جو فردوس میں حور
دوڑ کر چشمۂ کوثر میں نہا آتی ہے

آپؐ کے عشق میں نامی عجب دولت ہے
فادخلوا کی درِ جنت سے صدا آتی ہے

موت کو دیکھ کے کہتا ہے مدینے میں مریض
خود آتی ہے آ الٰہی کہ قضا آتی ہے

Marfat.com

خونِ ناحق شہدا کا مجھے یاد آتا ہے — ٹپکے جب سامنے آنکھوں کے حنا آتی ہے
پردہ برقِ تجلّے ہے ضیائے رُخِ پاک — ہوش موسےٰؑ کے سرِ طور اڑا آتی ہے
شوق پابوس میں حضرتؐ کے لہو روتی ہے — ہاتھ ملتی ہوئی گلشن سے حنا آتی ہے

جب میں جاتا ہوں تو روضۂ اقدس سے امیرؔ
پھول دامن میں بھرے بادِ صبا آتی ہے

شانِ زیبائے حبیبِ کبریاؐ کچھ اور ہے

(از کافیؔ)

عشقِ محبوبِ خدا کا ماجرا کچھ اور ہے — بارک اللہ حسن شانِ مصطفےٰؐ کچھ اور ہے
عاشقو کوئے مدینہ کی فضا کچھ اور ہے — جنت الفردوس ماوا کی ہوا کچھ اور ہے
مجھ گرفتارِ محبت کو ملے کس طرح چین — دوستو دل کا تو اپنے مدعا کچھ اور ہے
گرچہ یوسفؑ تھے حسیں لیکن کہاں یہ زیب و حسن — شانِ زیبائے حبیبِ کبریاؐ کچھ اور ہے
شربتِ عناب ہے بیکار اے نادان طبیب — اُن کے بیمارِ محبت کی دوا کچھ اور ہے
بلبلو گلزارِ جنت میں کہاں ایسی بہار — کوچہ زلفِ محمدؐ کی ہوا کچھ اور ہے
کیوں نہ حسرت اپنی محرومی سے ہو مجھ کو مدام — ساکنِ کوئے مدینہ کی ادا کچھ اور ہے
صدمۂ تنہائے مہجوری کو کب تک میں سہوں — یا نبیؐ اب جاں بلب ہوں التجا کچھ اور ہے
زاہدو تم کو تو جنت کی تمنا ہے مگر — اس گدائے بینوا کی التجا کچھ اور ہے
ٹال سکتا کون ہے تیرے سوا یا مصطفےٰؐ — ہم سیاہ کاروں کی یہ کالی بلا کچھ اور ہے

بے محبت آپ کے کافیؔ نہیں ظاہر صلوٰۃ
دردِ دل کچھ اور زہد و اتقا کچھ اور ہے

Marfat.com

دل چھین لیا ایک جوان عربی نے

(از عبید)

دل چھین لیا ایک جوان عربی نے — مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
ہیں تیر سے لگتے مرے سینے میں شب و روز — غربال کیا دل میرا عشقِ نبویؐ نے
اے عشق تو ہی آکے ذرا راہ نما بن — گھبرایا نہایت مجھے اب مضطربی نے
کچھ کہہ نہیں سکتا کہ جو ہے اب میری حالت — افتادہ کیا خاک پہ دردِ طلبی نے
جو حضرتِ عشق آکے ہوئے دل میں جگہ گیر — تن پھونک دیا آتے ہی آتشِ قربی نے
ہے عشق میں اور دل میں یہ ہر روز لڑائی — بیجان کیا اس ضربِ دو ضربی نے
تھا حول قیامت سے میرا دل جو مشوش — مژدہ لئے شفاعت دیا شورِ حشری نے
دیدار نبیؐ قبر میں ہوتا ہے یقیناً — آگاہ کیا مجھ کو میری بے خبری نے

اب عبید دل و جان سے ہے موت کا خواہاں
آجب سے خبر دی ہے اُسے بے خبری نے

ترا تذکرہ ہے تیری گفتگو ہے

(از امیر)

صبا بے شک آتی اُدھر ہی سے تو ہے — کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے
سُنیں ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں — ترا تذکرہ ہے تیری گفتگو ہے
جیوں تیرے در پہ مروں تیرے در پہ — یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے
جسے جس طرف آنکھ جلوہ ہے اُس کا — جو یکسو ہو دل تو وہی چار سو ہے
تیری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر — یہی میری حرمت یہی آبرو ہے

Marfat.com

زلیخا کو یوسفؑ کا نقشہ مبارک
کہ تصویر احمدؐ میرے روبرو ہے

مے عشق حضرتؐ سے کر مست مجھ کو
جو تسنیم ساغر تو کوثر سبو ہے

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تو لامکاں میں بھی تو ہے

شب قدر میں کیوں نہ جھکے زمانہ
کہ یہ سایۂ گیسوئے مشک بو ہے

سوا تیرے جتنے حسیں ہیں جہاں میں
کوئی تند خو ہے کوئی جنگ جو ہے

نہیں کوئی بے عیب اس بوستاں میں
جو پھولوں کی بو ہے تو کانٹوں کی خو ہے

جو بے داغ لالہ جو بے خار گل ہے
وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے وہ تو ہے

امیرؔ گنہگار کو کچھ نہیں ڈر
حمایت کو حیدرؓ شفاعت کو تو ہے

حضور اُٹھئے شہنشاہ دو عالم نے بلایا ہے

(از امیرؔ)

بہار آئی ہے گُل پھولے ہیں بادل گھِر کے آیا ہے
مدینے کا چمن اس وقت آنکھوں میں سمایا ہے

مدینے میں یہ ہم نے صبح و شام آرام پایا ہے
کہ پریوں نے جگایا ہے، تو حوروں نے سلایا ہے

حقیقت پوچھ لے مجھ سے کوئی فردوس طوبےٰ کی
رُخِ احمدؐ کا پرتو ہے قدِ احمدؐ کا سایا ہے

تجلّے حسن یوسفؑ کی رُخِ پُر نور میں دیکھی
جو کانوں نے سنایا تھا، وہ آنکھوں نے دکھایا ہے

Marfat.com

بنے شمس و قمر لوح و قلم سب نور سے تیرے
خدا نے خاص اپنے نور سے تجھ کو بنایا ہے

شب معراج جبریلؑ امیں نے یہ کہا آ کر
حضور اُٹھیے شہنشاہِ دو عالم نے بلایا ہے

نہ مہکے کیوں غلافِ روضۂ پر نور کی خوشبو
اسے فردوس کے پھولوں میں حوروں نے بسایا ہے

مدینے ہو کے آئی ہے نسیم صبح تو شائد
کہ شادی کا ہر ایک غنچے نے نقارہ بجایا ہے

تیرا جلوہ نظر آیا تھا اِک دن خواب میں اب تک
وہی آنکھوں میں پھرتا ہے، وہی دل میں سمایا ہے

قدم رکھتا نہیں وہ ناز سے تختِ سلیمانؑ پر
ترے کوچے میں جس درویش نے بستر لگایا ہے

عرب سے تا عجم بجتا ہے ڈنکا دین احمدؐ کا
اٹھا کر نقش کفر اسلام کا سکہ بٹھایا ہے

ملے گا ایک موتی کا محل فردوس میں اس کو
غمِ حضرتؐ میں جس نے ایک بھی آنسو بہایا ہے

غمِ حضرتؐ میں جو رویا وہ ہنستا خلد کو پہنچا
یہ وہ چھینٹا ہے جس نے نارِ دوزخ کو بجھایا ہے

امیر درد مند آیا ہے فریادی ترحم ہو
کہ اس کو درد نے اے عیسیٰؑ دوراں ستایا ہے

Marfat.com

عارض است ایں یا قمر یا لالہ حمراست ایں

(از مولانا جامیؒ)

جلوہ نور خدا یا روئے ماہ ماست ایں
معنیٔ صورت بود یا صورت معنی است ایں
عارض است ایں یا سحر یا مہر نور افزاست ایں
عارض است ایں یا قمر یا لالۂ حمراست ایں
یا شعاعِ شمس یا آئینۂ دلہاست ایں

سایۂ ذاتِ احد یا شمعِ بزمِ اتحاد
آیتِ توحیدِ حق یا رایتِ وحدت نہاد
قامت است ایں یا قیامت یا نہالِ پاک زاد
قامت است ایں یا الف یا سرو یا نخلِ مراد
یا مگر گلدستۂ باغِ جہاں آراست ایں

ظلمت آبادِ غریبانست یا شامِ وطن
یا کمندِ گردنِ جاں یا شکنج پُر شکن
دودِ آہِ آتشیں یا نامۂ اعمالِ من
زلفِ تو زنجیر یا قلاب یا مشکِ ختن
سنبلِ تر یا سمن یا عنبرِ ساراست ایں

رہزنِ دہراست یا برہم زنِ بنیادِ خلق
دشمنِ جمع است یا غارت گرِ افرادِ خلق
چشمِ تو خونریزِ عالم ہست یا جلادِ خلق
چشمِ تو آہوست یا جادوست یا صیادِ خلق
یا دوامِ سیہ یا نرگسِ شہلاست ایں

تارِ جانہا را بود مضراب یا قوسِ قزح
خنجر است از خونِ دل سیراب یا قوسِ قزح
یا رب ایں تیغ است آفتاب یا قوسِ قزح
یا رب ایں طاق است یا محراب یا قوسِ قزح
یا ہلالِ عید یا ابروئے ماہ ماست ایں

جادۂ جاں است یا سجادۂ روح الامیں
یا حریمِ محترم یا قبلۂ ایمان و دیں
یثرب است ایں یا فضائے عرشِ رب العالمیں
کوئے تو کعبہ است یا فردوس یا خلدِ بریں
یا گلستانِ ارم یا جنت الماوٰے است ایں

Marfat.com

مرکزِ پرکارِ جاں یا نقطۂ فائے صفات
نکتۂ معنی است یا رمزیست از وجدانِ ذات

ہمدمِ قافِ قدم یا نونِ جانِ کائنات
حقۂ لعل است یا سرچشمۂ آبِ حیات

یا دہن یا میم یا طوطیٔ شکر خا ہست ایں

جوئبارِ آبِ حیواں یا نگارِ خاص و عام
پردہ دارِ نورِ یزداں یا بہارِ صبح و شام

یارب ایں سرتا بپا جانست یا رُوحِ امام
یارب ایں خورشیدِ تابانست یا ماہِ تمام

یا فرشتہ یا پری یا شوخِ بے پرواست ایں

ہمزبانِ قدسیاں یا ہمصفیرِ عرشیاں
یا شہیدِ مدح خواں یا نغمہ سنجِ گلستاں

شاعرِ جادو بیاں یا طائرِ عرش آشیاں
بلبلِ بے خانماں یا طوطیٔ شیریں زباں

قمریٔ باغِ جناں یا جامیؔ شیداست ایں

یہ گیا وہ گیا، وہ نہاں ہو گیا

(از حضرت رضا)

جب کہ پیدا شہِ انس و جاں ہو گیا
دورِ کعبہ سے لوث بتاں ہو گیا

سر فدائے رہِ جانِ جاں ہو گیا
امتحان امتحان امتحاں ہو گیا

ان کے جلوہ کا جس جا بیاں ہو گیا
گلستانِ مجمعِ بلبلاں ہو گیا

اُن کے جلوہ کا یاں جو بیاں ہو گیا
رشکِ باغِ جناں یہ مکاں ہو گیا

کہہ دیے جس کوچہ سے شاہ گزرے جناب
آسماں آسماں آسماں ہو گیا

ہر ستارہ شبِ مولدِ مصطفےٰ
شمعدان شمعدان شمعداں ہو گیا

حق شفاعت سے تیری گنہگار و نیک
مہرباں مہرباں مہرباں ہو گیا

چمن طیبہ میں طائرِ سدرہ کا
آشیاں آشیاں آشیاں ہو گیا

تھا براقِ نبی یا کہ نورِ نظر
یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہو گیا

Marfat.com

اپنے دیوانہ کی لو خبر یا نبیؐ نیم جاں نیم جاں نیم جاں ہو گیا
یا نبیؐ لو خبر آتشِ غم سے میں تفتہ جاں تفتہ جاں تفتہ جاں ہو گیا
طوطیٔ اصفہاں سُن کلامِ رضا
بے زباں بے زباں بے زباں ہو گیا

کوئی راز نہ تھا کہ عیاں نہ ہوا، کوئی پردہ نہ تھا، کہ اُٹھا نہ رہا

(از حافظ)

جو مقامِ دَنا سے حضورؐ بڑھے تو وصال میں فرق ذرا نہ رہا
کوئی راز نہ تھا کہ عیاں نہ ہوا، کوئی پردہ نہ تھا، کہ اٹھا نہ رہا
ترے فیض سے خلقتِ جن و بشر ترے فیض سے زینتِ شمس و قمر
ترے فیض سے نوبتِ شام و سحر ترے فیض سے کوئی بچا نہ رہا
ترا عقدۂ لب ہے وہ عقدہ کشا، کہ ذرا بھی اگر لبِ عقدہ کھلا
کوئی عقدہ نہ تھا، کہ وُہ کھل نہ گیا، کوئی دامِ بلا میں پھنسا نہ رہا
ترے لطف کا کیا کوئی وصف کرے، کہ چھوڑائے بدوں کیسے پردے کیے
ابھی آکے کھڑے ہوئے لاکھ بُرے، ابھی ان میں کوئی بھی بُرا نہ رہا
چلے آؤ سرہانے خدا کے لئے، کہ ہوں جاں بلب ایک ادا کے لئے
سب اُٹھاتے ہیں ہاتھ دعا کے لئے، دمِ نزع ہے وقت دوا نہ رہا
ترے ہجر نے کھوئے ہمارے مزے، وہ نظارے کے لطف وہ پیار ترے
ہوئے خاک زمانے کے سارے مزے ہمیں جینے میں خاک مزا نہ رہا
ترے وصف کا وصف ہو کس سے ادا ہو تو خطا کے ہوں ہوش خطا
تیرا نام جو میں نے قلم سے لکھا مرے نام گناہ لکھا نہ رہا

Marfat.com

میں پیادہ مدینہ ہے دُور ابھی ہے سواری اجل کے قریب کھڑی
کبھی دل میں زیارت شہ کی خوشی کبھی غم کہ میں زندہ رہا نہ رہا

تری یاد میں شب جو میں رونے لگا مری آنکھوں سے چشمہ اشک بہا
جو گناہ تھا نقش پر آب ہوا کوئی حرف بدی کا لکھا نہ رہا

ترے تشنہ لب جو شہید ہوئے ہیں مزے میں کہ جنتوں میں مرکے اٹھے
یہ اٹھائے فناہ میں بقا کے مزے کوئی تشنۂ آب بقا نہ رہا

مری آنکھوں میں پھرتی تھی جن کی ادا انہیں دیکھ کے ہو گئے ہوش خطا
وہ نہ آئے تھے جب تو میں ہوش میں تھا وہ جب آئے تو ہوش بجا نہ رہا

غم عشق نبی کی غذا جو ملی ہمیں تلخیٔ عیش پسند ہوئے
وہ ہوا نہ رہی وہ ہوس نہ رہی وہ نشہ نہ رہا وہ مزا نہ رہا

ہے جنوں زدہ حافظ بے سروپا کہ وہ کوچہ بکوچہ پھرا نہ کیا
کوئی پوچھے تو بندے میں جی نہ لگا تو مدینے میں کس لئے جا نہ رہا

طفیل سرورِ عالم ہوا سارا جہاں پیدا

(از کافی)

طفیل سرورِ عالم ہوا سارا جہاں پیدا
زمین و آسماں پیدا مکیں پیدا مکاں پیدا

نہ ہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالم
نہ ہوتی خلقت آدم نہ گلزار جناں پیدا

شہ لولاک کے باعث حبیب پاک کے باعث
جناب حق تعالیٰ نے کیا کون و مکاں پیدا

ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے
نسیم بوستاں پیدا بہار گلستاں پیدا

رسول اللہ کی خاطر نے جن و بشر سا شر
بنایا ماہ و انجم کو کئے ہیں بحر و کاں پیدا

جمال و حسن میں رعنا کمال خلق میں یکتا
کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہو دیکھا جہاں پیدا

Marfat.com

انہیں کے واسطے آدمؑ انہیں کے واسطے حواؑ
انہیں کے واسطے کافی کئے سب انس و جان پیدا

مذکور آمد شہ ہر دو سرا ہے آج

(از کیفی)

آؤ چلو کہ ذکر حبیبؐ خدا ہے آج — مذکور آمد شہؐ ہر دو سرا ہے آج
ہر سمت دھوم دھام یہ کیا ہو رہا ہے آج — ذرہ میں آفتاب سے بڑھ کر ضیا ہے آج
ہر ایک کی زباں پہ یہ کیوں مرحبا ہے آج — عرشی کا فرش خاک پہ بستر لگا ہے آج
فرمایئے تو مجھ سے کہ کیا ماجرا ہے آج — آئی جو سلمو کی فلک سے صدا ہے آج
موسیٰؑ عصا کو ٹیک کے کیوں ہیں کھڑے ہوئے — چوتھے طبق کا کہئے تو کیوں در کھلا ہے آج
سدرہ سے بار بار اترتے ہیں جبرائیلؑ — خالق کے بارگاہ کا پردہ اٹھا ہے آج
در پہ کھڑے ہیں آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ کیوں — حواؑ ہیں اہتمام میں کہئے تو کیا ہے آج
عنبر کی عود و مشک کی ہر سمت ڈھیر ہے — پھولوں سے ہر درخت جھکا لدا ہے آج
کس ماہ رو کی آمد آمد کی ہے خبر — سجدہ میں کعبہ خاک کے اوپر جھکا ہے آج
اوندھے پڑے ہیں خاک بسر بت ہزارہا — بتخانوں میں جہاں کے قیامت بپا ہے آج
ہر چار سمت دہر میں آتشکدہ ہیں سرد — ابلیس رنج و غم میں کھلے سر کھڑا ہے آج
سلطان کائنات کوئی دم میں آئیں گے — افلاک پہ دماغ زمیں کا چڑھا ہے آج

کیفی ہزار شکر کہ پہنچا مراد کو
پھولا پھلا ہوا شجرِ مدعا ہے آج

Marfat.com

میں خاکِ درِ مصطفےٰؐ چاہتا ہوں

(از وفاؔ)

نہ اکسیر نہ کیمیا چاہتا ہوں
میں خاکِ درِ مصطفےٰؐ چاہتا ہوں
خطادار ہوں میں عطا چاہتا ہوں
تمہاری شفاعت شہا چاہتا ہوں
ہوں بیمارِ عصیاں دوا چاہتا ہوں
مسیحائے دیں کی عطا چاہتا ہوں
پیمبرؐ کے روضے کو آنکھوں سے دیکھوں
یہی ربِ ارض و سما چاہتا ہوں
ہمارا جو دیں کا تمہیں چاہتا ہوں
تمہارا ہی ظلِ عطا چاہتا ہوں
الٰہی دکھا نقشِ پائے محمدؐ
یہ آنکھیں میں اُس پر ملا چاہتا ہوں
تمنائے دیدارِ خیر الامم ؐ ہے
میں کب خضرِ آبِ بقا چاہتا ہوں
فراقِ رُخِ شاہؐ میں ہے دمِ آخر
میں اب شمع سا گل ہوا چاہتا ہوں
نہیں مجھ کو دنیا کی شادی سے مطلب
غمِ عشقِ خیر الوریٰؐ چاہتا ہوں
تو محبوبِ ربّ اور عزیزِ خدا ہے
تیری چاہ یوسفؑ لقا چاہتا ہوں
خداوندِ عالم رضا جو ہے جس کا
میں اس باوفا کی رضا چاہتا ہوں

وہ گھر ہے بے چراغ کہ جس گھر میں تو نہیں

(از متینؔ)

وہ دل نہیں ہے جس کو تیری آرزو نہیں
وہ گھر ہے بے چراغ کہ جس گھر میں تو نہیں
گلشن میں سیکڑوں طرح کے ہیں یہ گل کھلے
کس کام کا وہ گل ہے کہ جس گل میں بُو نہیں
مومن نہیں جو دوست نہ رکھے رسولؐ کو
اس کی خدا کے سامنے کچھ آبرو نہیں

Marfat.com

بازارِ حسن میں تیرے یوسفؑ ہے ایک غلام
خلقِ خدا میں تم سا کوئی خوبرو نہیں

حسرت یہ ہے کہ پہنچوں گا کیونکر مدینے میں
سامان ایسا کوئی میرے روبرو نہیں

یارب دکھا دے مجھ کو مدینہ رسولؐ کا
بجز اس کے اور دل میں کوئی آرزو نہیں

مولا متین کو اپنے بُلا لو مدینے میں
ہے زندگی خراب جہاں پہ ہی تو نہیں

اُجڑے وہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو

(از متین)

ہووے برباد وہ گھر جس میں تیری یاد نہ ہو
اُجڑے وہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو

چرخ پر کیوں نظر آتے ہیں ستارے کے چراغ
قدسیوں میں تو کہیں مجلسِ میلاد نہ ہو

نقش ہے نامِ محمدؐ کا میرے سینے پر
ہر گھڑی دیکھ کے کیوں کر میرا دل شاد نہ ہو

یہ تمنا ہے خدا سے کہ میں سب کچھ بھولوں
نامِ احمدؐ کے سوا کچھ بھی مجھے یاد نہ ہو

دل نہیں چاہتا اس واسطے مرنے کو متین
کہیں جنت میں مدینے کی فضا یاد نہ ہو

خدا کا ہے پیارا محمدؐ کا پیارا

(از سرور)

محمدؐ پہ حق نے وہ قرآن اُتارا
نہ اُترے گا جو تا قیامت دوبارا

وہ مخفی جو تھا علم سینہ بسینہ
محمدؐ نے سب پر کیا آشکارا

سکندر ہے حضرتؐ کے در کا سوالی
فریدوں محافظ ہے درباں ہے دارا

محمدؐ کا رستہ نہ چھوڑو عزیزو
وہی رہنما ہے ہمارا تمہارا

Marfat.com

محمدؐ کی مداح دنیا ہے ساری — محمدؐ کا وصاف عالم ہے سارا
مطیع محمدؐ مطیع خدا ہے — خدا کا ہے پیارا محمدؐ کا پیارا
بہت سے محمدؐ نے بت توڑ ڈالے — کیا بت پرستوں کا دل پارہ پارا
محمدؐ کی ہے ذات دریائے رحمت — وہ ڈوبا کیا جس نے اس سے کنارا
محمدؐ ہے پشت و پناہ غریباں — وہی ہے وہی عاجزوں کا سہارا
نہیں جو کہ سائل محمدؐ کے گھر کا — وہ پھرتا رہا در بدر مارا مارا
محمدؐ نے کی اس کی مشکل کشائی — جو دل کی محبت سے اس کو پکارا
ہوئی ختم پیغمبری اس جہاں سے — زمانے سے جس دم محمدؐ سدھارا

تیری حاجتیں سب بر آئیں گی سرور
رسولِ خدا جب کریں گے اشارا

دیکھا نہ عرش نے تیرے عالی مقام کو

(از سرور)

رونق تمہارے گھر سے ہے دارالسلام کو — حاصل مقام تجھ سے ہے بیت الحرام کو
بندے کو آپؐ شاہ بنا دیں تو کیا عجب — دولے کریں زمانے میں ادنےٰ غلام کو
کرسی نہ پہنچے آپؐ کے سایہ کو یا نبیؐ — دیکھا نہ عرش نے تیرے عالی مقام کو
باطل کو تو نے حق سے جدا کر دیا نبیؐ — ظاہر کیا ہے سب یہ حلال اور حرام کو
اہل کلام دیتے ہیں سارے باعتقاد — نسبت کلام قدس سے تیرے کلام کو
عظمت تمہاری ذات کو حاصل ہے خلق میں — سب اہل نام سے بڑا تیرے نام کو
شرمندہ تیرے حسن نے سورج کو کر دیا — رخ نے تیرے خجل کیا ماہ تمام کو
بخشش تمہاری خاص ہے خاصوں کے واسطے — انعام عام ملتا ہے ہر خاص و عام کو

Marfat.com

تجھ سے ملا مسیحؑ کو اعجاز عیسوی
تازہ حیات خضر علیہ السلام کو
ہر صبح تیرے رُخ کا تصور ہے آنکھ میں
زلفوں کی یاد دل میں ہے ہر روز شام کو
تیرا غلام سؔروؔر عاجز ہے یا رسولؐ
رکھو سدا غلامی میں اپنے غلام کو

محمدؐ کا رتبہ بڑھایا خدا نے

(از سؔروؔر)

محمدؐ کا رتبہ بڑھایا خدا نے
خدائی کا مالک بنایا خدا نے
بڑھایا محمدؐ کا پایا خدا نے
زمین سے فلک پر اٹھایا خدا نے
محمدؐ میں جلوہ دکھایا خدا نے
جدائی کا پردہ اٹھایا خدا نے
وہ اونچا کیا اس کا پایہ خدا نے
کہ ڈالا زمین پر نہ سایہ خدا نے
مکاں لامکاں سب دکھایا خدا نے
اُسے قرب میں جب بلایا خدا نے
محمدؐ سے جس کو ملایا خدا نے
اُسے دامِ غم سے چھڑایا خدا نے
محمدؐ کو جب آزمایا خدا نے
محبت میں بے مثل پایا خدا نے
جو سوتا تھا اس کو جگایا خدا نے
جو مردہ تھا اس کو جلایا خدا نے
ہر اک لوح پر دل کی دنیا و دیں میں
محمدؐ کا نقشہ جمایا خدا نے
محمدؐ پہ وہ بھید ظاہر کیا ہے
جو روح الامیں سے چھپایا خدا نے
محمدؐ سے اقرار جو ہو چکا تھا
محبت سے اس کو نبھایا خدا نے
عرب ہو چکا تھا، جو برباد پہلے
محمدؐ کے دم سے بسایا خدا نے
وہ بیخود ہے اور مست و مدہوش جس کو
محبت کا پیالہ پلایا خدا نے
وہی آستانِ محمدؐ پہ پہنچا
جسے حق کا رستہ دکھایا خدا نے

Marfat.com

مجھے ہر مصیبت سے دنیا میں سرورؔ
محمدؐ کی خاطر بچایا خدا نے

نبیؐ کا کون ہے دونوں جہاں میں ثانی

(از سرورؔ)

نبیؐ کا کون ہے دونوں جہاں میں ثانی
کہ جن و انس پہ حاصل ہے کس کو سلطانی

رسولؐ کرتے ہیں امت کی خود نگہبانی
بوقتِ مشکل و درد و غم و پریشانی

ضعیف ہو رہیں جتنے نبیؐ کی امت کے
ملا ہے حق سے انہیں مرتبہ سلیمانی

بنائے قصرِ محبت نبیؐ سے قائم ہے
ہیں مہربانی کے دنیا میں بس وہی بانی

خدا نے جمع کیے علم و حلم و خلق و ادب
نبیؐ کی ذات میں سارے صفاتِ انسانی

خجل تھا ماہِ پُر انوار منفعل خورشید
نبیؐ کا دیکھتے جس وقت چہرہ نورانی

یقیں ہے سب کو کہ ہوگا رسولؐ کی خاطر
تمام امتِ عاصی پہ فضلِ ربانی

وہ شاندار تھا حق کے رسولؐ کا دربار
کہ در پہ کرتے تھے جبریلؑ جس کے دربانی

اگرچہ دوست بہت سے نبیؐ کے پیارے تھے
یہ چار اُن میں سے حضرتؐ کے یار تھے جانی

لہو گراتے تھے اپنا رسولؐ کے احبابؓ
نبیؐ کے جسم کا گرتا تھا جس جگہ پانی

عزیز وزندہ ہے جب تک یہ سرورؔ ناداں
کرے گا اپنے نبیؐ کی فقط ثناخوانی

اے بذاتِ تو مزین مسند پیغمبری

(از ابو المعالی)

اے بفرقِ عزت زیبندہ تاجِ سروری
اے بپایہ پایہ ات زیبندہ تختِ برتری

Marfat.com

اے ز حسن چہرہ ات رخشندہ نور مشتری اے بذاتِ تو مزین مسندِ پیغمبری
اے خجل گشتہ ز رویت آفتابِ خاوری

ہست ذاتِ تو خبر گیر جہان اندر جہان خیر خواہ دشمنان و غمگسار دوستان
یار و دلدارِ غریبان تکیہ گاہ بیکسان این جہان و آن جہان فارغ نہ از امتان
ہیچ پیغمبرؐ نہ کردہ چوں تو امت پروری

ہمچو آدمؑ وارثِ خلدِ بریں گردیدہٗ ہمچو موسےٰؑ مظہرِ نورِ یقین گردیدہٗ
ہمچو یوسفؑ مالکِ ملکِ زمین گردیدہٗ چون سلیمانؑ صاحبِ تاج و نگین گردیدہ
نقد زد حکمت بملکِ دہر چون انگشتری

خلقِ عالم سر بسر پروانۂ شمعِ رخت در جہان اہلِ نظر پروانۂ شمعِ رخت
سید اشمس و قمر پروانۂ شمعِ رخت سرورا جن و بشر پروانۂ شمعِ رخت
سوختہ در جلوۂ انوارِ تو حور و پری

رہنمائے اہلِ دنیا ہادیٔ دین متین طالب و مطلوب حق محبوب رب العالمین
پیشوائے اہلِ عرفان مقتدائے متقین سید الکونین ختم الانبیا و المرسلینؐ
مطلعِ نورِ ہدایت ماہِ اوجِ رہبری

سرمۂ اندر دیدۂ اہلِ بصیرت خاکِ تو از غمِ آزاد ہست ہر دم عاشقِ غمناکِ تو
ہر کسے اندر جہان زد پنجہ در فتراکِ تو گر نہ بودے یا نبیؐ اللہ ذاتِ پاکِ تو
ہیچ پیغمبر ندیدے دولتِ پیغمبریؐ

یا نبیؐ بر آسمانِ دین مہِ انور توئے بے بہا در بحرِ الطاف و کرم گوہر توئے
بیگمان بر اوجِ نیکو اختری اختر توئے در گروہِ سرورانِ ملکِ دین سرور توئے
بر قدِ زیبائے تو زیبد کلاہِ سروری

یا محمدؐ کن کرم بر عاشقانِ زارِ خویش کن منور دیدہ ہائے مردم از دیدارِ خویش

روشنی دہ راہ از روئے پُر انوارِ خویش — یا نبیؐ اللہ بر افگن پردہ از انوارِ خویش
تا شود روشن ز رویت آفتابِ خاوری

ذاتِ تست اندر جہان شمعِ شبستانِ کرم — جسمِ تو جسمِ مروّت جانِ تو جانِ کرم
مثلِ تو بر پا نشد سروے بہ بستانِ کرم — جوہری چون تو نشد تابندہ از کانِ کرم
تو عجب دُرِّ یتیمی و عجائب گوہری

جلوۂ نورِ تو شد رخشان ز انوارِ الٰہ — نو گلِ حُسنِ تو شد خندان زِ گلزارِ الٰہ
عینِ دیدارِ تو اندر دیدہ دیدارِ الٰہ — ذاتِ پاکت آمدہ سرّے ز اسرارِ الٰہ
عقلِ ہر کس کے رسد آنجا بفہم سرسری

سر دوم پُر جرم و پُر عیب و خطا زار و خجل — از گناہِ خود بدنیا دائما زار و خجل
یا نبیؐ مپسند این مدّاح را زار و خجل — بو المعالی بر درت آمد شہا زار و خجل
بندہ را بہر خدا از محنت و غم کُن بری

ہر کسی کے ہیں جنابِ مصطفےٰؐ حاجت روا

(از سرورؔ)

ہر کوئی ہے والۂ حُسنِ شہِ خیر الوریٰؐ — ہر نگینِ دل پہ یہ نقشِ محبت ہے کھدا
سب کا مطلب ہے یہی مقصد یہی وردِ دعا — ہے غلامِ بارگاہِ احمدیؐ شاہ و گدا
ہر کوئی جھکتا اُدھر ہے صورتِ قبلہ نما — ہر کسی کے ہیں جنابِ مصطفےٰؐ حاجت روا
چارۂ ہر مبتلا و داروئے ہر لا دوا — ناتوانوں کی تواں اور بینواؤں کے نوا
پیشوائے اتقیا و انبیا و اولیاء — سالکِ راہِ طریقت دینِ حق کے رہنما
واقفِ رازِ حقیقت مقتدائے اتقیاء — وقتِ مشکل اہلِ مشکل کے وہ ہیں مشکل کشا
مانتے حضرتؐ ہیں ہر اک ملتجی کی التجا — خاک کو کرتی ہے اُن کی مہربانی کیمیا

Marfat.com

فی الحقیقت صورتِ محبوب و حسنِ جانفزا
دلربا ہے، دلربا ہے، دلربا ہے دلربا

گوشِ دل سے جو کوئی سنتا ہے نامِ مصطفیٰ
بولتا ہے مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

شمعِ نورانی رُخِ روشن رسول اللہ کا
لکھا نقشہ کاتبِ قدرت نے مہر و ماہ کا

ختم ہے کس پہ ہوئی پیغمبری تیرے بغیر

(از سرور)

کس کے سر پہ ہے کلاہِ سروری تیرے بغیر
کون ہے مختار نیکی و بدی تیرے بغیر

کس نے پایا رتبۂ شاہنشہی تیرے بغیر
زیرِ فرمان کس کے ہیں جن و پری تیرے بغیر

دوسرا ہے کون دنیا میں سخی تیرے بغیر
خلق پر حاصل ہے کس کو برتری تیرے بغیر

کون کرتا ہے ضعیفوں کو قوی تیرے بغیر
ختم ہے کس پہ ہوئی پیغمبری تیرے بغیر

مانگے کس سے مدعا ہر مدعی تیرے بغیر
اقتدا کس سے کرے ہر مقتدی تیرے بغیر

کس سے ہے اپنی محبت یا نبیؐ تیرے بغیر
کون اپنا ہے بھلا ہمدم کوئی تیرے بغیر

کون کرتا ہے ہماری حق رسی تیرے بغیر
التجا کس سے کرے یہ ملتجی تیرے بغیر

کون سنتا ہے ہماری عاجزی تیرے بغیر
اور کس سے ہے ہماری دل لگی تیرے بغیر

ہند میں لگتا نہیں اب اپنا جی تیرے بغیر
ہو رہی ہے بلکہ مشکل زندگی تیرے بغیر

خوشہ چیں ہیں آپؐ کے اسکندر و دارا و جم

(از سرور)

تم عرب کے بادشاہ ہو کارفرمائے عجم
خوشہ چیں ہیں آپؐ کے اسکندر و دارا و جم

Marfat.com

گردنِ گردنکشاں ہے آپ کی ہیبت سے خم — چومتے ہیں سروران دوجہان خاکِ قدم
حکم میں ہیں عرش وفرش وکرسی ولوح وقلم — جنّ وانسان وملائک ہیں غلام ہیدرم
تم سے نکلا ہے وجودِ ہر وجود دہر عدم — تم ہو شاہنشاہِ عالی جاہ اقلیم قدم
مہربانی حق نے تم پر ختم کی اور لطف تم — تم کو بخشا سرزمین پہ اختیار بیش وکم
ابرِ رحمت تم ہو دریائے سخا کانِ کرم — تم سے ہے سرسبز ہر موسم میں بستانِ حرم
کیا کہیں یا شاہ احوالِ دلِ غمدیدہ ہم — غرق خون رہتے ہیں جس سے چشم گریاں دمبدم
لیجئے میری خبر اے سرورِ عالی ہمم — ورنہ اپنا انتظاری میں نکل جائے گا دم

دل اٹھاتا ہے نہایت صدمۂ رنج والم
ہے میری جان مبتلا اندر بلائے درد وغم

اِنْ نِلْتَ یَارِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ

(از زین العابدینؓ)

اِنْ نِلْتَ یَارِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ
مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ کَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ
قُرْاٰنُنَا بُرْهَانُنَا نَسْخًا لِاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُهٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ
اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِّنْ سَیْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ
یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ تَبِعَ نَبِیًّا عَالِمًا

Marfat.com

یَوْمًا وَّ لَیْلًا دَائِمًا اُرْزُقْ کَذَا لِیْ بِالْکَرَمْ
لِیْ حَسْرَۃٌ اِسْمَعْ کَذَا اِلٰہٗ لَمْ اَصِفْ لِلْمُصْطَفٰی
فِیْ کُلِّ حِیْنٍ قَدْ مَضٰی فِی الْحَالِ مَا یُحْصَی الْاَلَمْ
یَا مُصْطَفٰی یَا مُجْتَبٰی اِرْحَمْ عَلٰی عِصْیَانِنَا
مَجْبُوْرَۃٌ اَعْمَالُنَا طَمَعًا وَّ ذَنْبًا بِالظُّلَمْ
لَسْتُ بَرَاحٍ مُّفْرَدًا بَلْ اَقْرِبَائِیْ کُلُّہُمْ
فِی الْقَبْرِ اِشْفَعْ یَا نَبِیْ بِالصَّادِ وَالنُّوْنِ الْقَلَمْ
یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَظْلُوْمٌ اَبَدَ الظَّالِمِیْنَ بِالْمَوْکَبِ وَالْمُزْدَحَمْ

مُحَمَّدٌ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ

(از نامعلوم)

سَلَبْتُمْ فُؤَادِیْ فَصَارَ الْھَوٰی اِلَیْکُمْ رَقِیْبٌ رَقِیْبٌ رَقِیْبٌ
وَلَا تَقْتُلُوْنِیْ کَذَا عَامِدًا لِاَنِّیْ غَرِیْبٌ غَرِیْبٌ غَرِیْبٌ
وَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ مِنْ قَتْلَتِیْ فَھٰذَا عَجِیْبٌ عَجِیْبٌ عَجِیْبٌ
عَلٰی قَبْلَ مَوْتِیْ تَجِدْ بِاللِّقَا یَکُوْنُوْا النَّصِیْبُ نَصِیْبٌ نَصِیْبٌ
فَصَارَ الْمُجِیْبُ کَثِیْرَ الْبُکَا وَدَمْعِیْ صَبِیْبٌ صَبِیْبٌ صَبِیْبٌ
وَیَا نَاشِرَ الْحَیِّ لَا تَفْتَضِیْ فَمِنْہُ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ
وَیَا سَاکِنَ الْحَیِّ یَا ذَا الْفَنَا فَقُلْ لِلْحَبِیْبِ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ
وَنَادَیْتُ فِی الْحَیِّ وَاحَسْرَتَا فَقُوْلُوْا غَرِیْبٌ غَرِیْبٌ غَرِیْبٌ
لِاَنَّ اِلٰھِیْ سَمِیْعُ الدُّعَا بِقَوْلِیْ مُجِیْبٌ مُجِیْبٌ مُجِیْبٌ

Marfat.com

وَصَلُّوا عَلَى الْمُصْطَفَى الْهَاشِمِی
مُحَمَّدٍ حَبِیْبٍ حَبِیْبٍ حَبِیْبٍ

راستہ شہر مدینہ کا بتا دو کوئی

(از شوقی)

راستہ شہر مدینہ کا بتا دو کوئی — درِ احمد کا کہیں مجھ کو پتا دو کوئی
میری آنکھوں میں ذرا سرمہ لگا دو کوئی — خاک دروازہ محبوب کی تھوڑی لا کر
جا کے اُس در پہ مرا حال سُنا دو کوئی — جس درِ پاک کا جبرئیل امین ہے دربان
درِ احمد کی ذرا خاک سنگھا دو کوئی — روز و شب عاشق بیمار کو غش رہتا ہے

اے صبا بہر خدا مشت غبار شوقی
طرف اس کوچہ احمد کے اڑا دو کوئی

اَلسَّلام اے عالمِ اُمّی لقب عالی نسب

(از نامعلوم)

اَلسَّلام اے شاہد گلگوں قبا گل پیرہن
اَلسَّلام اے باغِ دین کے عندلیب نعرہ زن
اَلسَّلام اے کعبۂ حسن و جمالِ نورِ حق
اَلسَّلام اے قبلۂ اہلِ دل و منظورِ حق
اَلسَّلام اے پیشوائے مرسلاں و مقبلاں
اَلسَّلام اے نورِ انوار خدائے دو جہاں
اَلسَّلام اے سروِ گلزارِ قدیم کبریا

Marfat.com

اَلسَّلام اے غنچۂ باغِ بہشتِ جانفزا
اَلسَّلام اے عالمِ اُمّی لقب عالی نسب
اَلسَّلام اے سیّدِ والاحسب شاہ عرب
اَلسَّلام اے شمعِ وحدت صد درود صد سلام
اَلسَّلام اے نورِ کثرت صد درود صد سلام
اَلسَّلام اے اہلِ قرآن الصّلوٰۃ والسّلام
اَلسَّلام اے نورِ ایمان الصّلوٰۃ والسّلام

کرم کا، خُلق کا، جود و سخا کا، لطف و احسان کا

(از قادری)

ازل ہی سے ہوا محبوب وہ محبوبِ سبحاں کا
حسنؓ کا، سبطِ اصغرؓ کا، نبیؐ کا، شاہِ مرداں کا

وہ دلدارِ محمدؐ جان و دل ہے ماہ کنعاں کا
خضرؑ کا، نوحؑ کا، موسیٰؑ کا، عیسےٰؑ کا، سلیماںؑ کا

وہ ہے محبوب سبحانی، تو پھر کیونکر نہ مالک ہو
زمین کا، آسمان کا، عرش کا، کرسی کا رضواں کا

ہوا وہ شیخِ عالم رہنما ساری خلائق کا
ملک کا، حُور و غلماں کا، پری کا، جن و انساں کا

وُہ نورِ مصطفائیؐ خلق میں ہے باعثِ تزئین
مدینے کا، عرب کا، کعبے کا، قبلے کا، ایماں کا

بڑھایا مرتبہ خالق نے اُن کے فیضِ مقدم سے

Marfat.com

عرب کا خطۂ بغداد کا، لامان کا، جیلان کا
شہِ جیلانؒ کا احساں ہے عجب دریائے بے پایاں
کرم کا خُلق کا، جود و سخا کا، لطف و احساں کا
اثر دل سے مٹایا الفتِ محبوبِ سُبحاں نے
الم کا، رنج کا غم کا، پریشانی کا، حرماں کا
گھٹایا مرتبہ حسنِ لب و دندانِ حضرتؐ نے
گہر کا، لعل کا، یاقوت کا، ہیرے کا، مرجان کا
پئے تسلیم سر خم ہے یہ کس کی آمد آمد میں
شجر کا، نخل کا، گل کا، ثمر کا، سروِ بستان کا
ہیں جتنے بانیِ محفل الٰہی ہو بھلا ان کا
فدا کا قادری کا کمتریں کا منقبت خوان کا

یاد جب صورتِ محبوبِ خدا آتی ہے

(از نامعلوم)

بوئے گُل بھر کے جو دامن میں صبا آتی ہے
یاد اس وقت مدینے کی ہوا آتی ہے
ماہ و خورشید نظر سے مری گر جاتے ہیں
یاد جب صورتِ محبوبِ خدا آتی ہے
اے نبیؐ بہرِ خدا مجھ پہ کرم کی ہو نظر
اب گناہوں سے مجھے اپنے حیا آتی ہے
شربتِ دید پلا دو تو ابھی صحت ہو
کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہے
واہ رے عشق کہ لیتا ہوں بلائیں بڑھ کر
ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہے
اپنی آنکھوں میں جگہ دیتی ہیں حوریں اُس کو
جس کی اے مومنو! طیبہ میں قضا آتی ہے
الفتِ شافعِ محشر ہے تو پھر کیا غم ہے
مرے کانوں میں یہ ہر وقت صدا آتی ہے

Marfat.com

بختِ برگشتہ مرا بختِ سکندر ہو جائے

(از کافی)

خواب میں مجھ کو جو دیدارِ پیمبرؐ ہو جائے　　دل ہو روشن مرا بیدار مقدر ہو جائے
نعت گر تیغِ زبان کا مرے جوہر ہو جائے　　رعب غالب مرا ہر اہلِ سخن پر ہو جائے
یادِ قامت میں قیامت ہے جو نالہ میرا　　ڈر یہ رہتا ہے نہ برپا کہیں محشر ہو جائے
وصفِ نورِ رُخِ حضرتؐ وہ سنائے واعظ　　جس کے پرتو سے یہ دل میرا منوّر ہو جائے
دیکھتے ہی درِ حضرتؐ کے گدا کا رتبہ　　کیوں نہ رضوانِ درِ فردوس پہ ششدر ہو جائے
میری جانب کو جو آئینہ رُخ کا رُخ ہو　　بختِ برگشتہ مرا بختِ سکندر ہو جائے
مہر بن کر مری قسمت کا ستارہ چمکے　　آپؐ کا عکسِ فگن گر رُخِ انور ہو جائے

کافی یہ نقش ہے تسخیرِ دو عالم کے لئے
آپؐ کا نام جو کندہ مرے دل پر ہو جائے

دِل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پہ خدا خدا

(از ہنر)

کیوں کر نہ مجھے ملک نہ کہیں مردِ با خدا　　دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پہ خدا خدا
یوسفؑ بچے کنوئیں سے ابراہیمؑ آگ سے　　سچ ہے کہ ہر غریب کا ہے آسرا خدا
دنیا کا انتظام ہمیشہ ہے ایک سا　　ثابت ہوا ہمیں کہ نہیں دوسرا خدا
کیا جادۂ شریعتِ احمدؐ ہے مستقیم　　اس راہ میں چلا جو کوئی مل گیا خدا
طوفانِ حادثاتِ جہاں سے نہیں خطر　　حامی مرا ہے نوحؑ کی کشتی کا ناخدا
ہوتا اگر نہ مطلبِ پیدائشِ رسولؐ　　کرتا کبھی نہ خلقتِ ارض و سما خدا

Marfat.com

تم مغفرت جو خلق کی کرتے ہو یا نبیؐ
راضی ہمیشہ آپؐ سے ہے آپؐ کا خدا

مدفن مرا قریب رسالت مآبؐ ہو
بندے کی مستجاب کرے یہ دعا خدا

یا شاہؐ ہوں جو جرم مرے بخشوایئے
شافع ہیں آپؐ مالکِ روزِ جزا خدا

مجرم تو ہوں محب ہوں رسالت پناہؐ کا
مجھ کو بھی بخش دے گا مقرر مرا خدا

حج سے ہو اور زیارتِ مولیٰ سے فیضیاب
ہو جلد یہ قبول ہنرؔ کی دعا خدا

سر مرا ہے در تمہارا یا محمد مصطفیٰؐ

(از ہنرؔ)

سب پہ احسان ہے تمہارا یا محمد مصطفیٰؐ
اس طرف بھی ہو اشارا یا محمد مصطفیٰؐ

بیچ دھارے میں ہے کشتی ناخدا کوئی نہیں
ڈھونڈھتے ہیں ہم کنارا یا محمد مصطفیٰؐ

کی تھی آگے بھی تو جاں بخشی ہماری آپ نے
کیجئے زندہ دوبارا یا محمد مصطفیٰؐ

حیف کی جا ہے اگر ہو بندۂ احسانِ غیر
بندۂ احسان تمہارا یا محمد مصطفیٰؐ

تم اگر آتے نہیں تو بھیجو غوث پاکؒ کو
چاہیے کچھ تو سہارا یا محمد مصطفیٰؐ

چھوٹتے ہیں عمر بھر کب آپؐ کے مجھ سے قدم
سر مرا ہے در تمہارا یا محمد مصطفیٰؐ

سجدۂ در کا تمہارے ہے جو پیشانی پہ داغ
ہے یہ قسمت کا ستارا یا محمد مصطفیٰؐ

ایک دم میں کوہ سارا ہو گیا کوہِ طلا
جب کیا تم نے اشارا یا محمد مصطفیٰؐ

آپؐ کے رخسارۂ پُر نور سے پُر نور ہے
عرش کا میدان سارا یا محمد مصطفیٰؐ

مومنوں کو ہے تماشا آپؐ کے رخسار کا
باغ جنت کا نظارا یا محمد مصطفیٰؐ

کچھ تمہیں اپنے ہنرؔ مداح کی بھی ہے خبر
تنگ ہے یہ ہیچ کارا یا محمد مصطفیٰؐ

Marfat.com

شمع میں وہ ہے اگر رہتا تو پروانے میں کون

(از حافظ)

ماہ میں گر آپ ہے تو شمس نورانی میں کون
شمع میں وہ ہے اگر رہتا تو پروانے میں کون

کاہے کو شیخ و برہمن ڈھونڈتے پھرتے ہو تم
گر خدا بستی میں رہتا ہے تو ویرانے میں کون

اے فقیر و مرشد اللہ جو کہتے ہو تم
گر خدا مرشد میں ہے تو ہم سے دیوانے میں کون

کیوں مریدوں کو کراتے تم ہو سجدہ پیر حق
نحن اقرب میں ہے وہ تو دل کے کاشانے میں کون

ہر کسی سے کیوں جھگڑتے ہو سدا پی کر شراب
گر خدا مستوں میں رہتا ہے تو فرزانے میں کون

تو مصور کھینچتا تصویر جو ہے ہر گھڑی
کھینچنے میں گر وہ رہتا ہے تو کھنچوانے میں کون

جا کے تم دیر و حرم میں ڈھونڈتے ہو کس لئے
گر خدا مسجد میں رہتا ہے تو بتخانے میں کون

قلقل مینا سے سنتے ہو صدا آتی ہے کیا
گر خدا کشتی میں رہتا ہے تو پیمانے میں کون

ہے یہ منزل سخت تر سمجھو اسے حافظ ذرا
بیخودی سے باخودی بہتر ہے آجانے میں کون

جو محمدؐ سے ملے اُس سے خدا ملتا ہے

(از بندہ)

دل کو کیا ذکر محمدؐ سے مزا ملتا ہے
ایُّھا النَّاس اسی دم سے خدا ملتا ہے

یہ تقید ہے کہ آن سرور عالمؐ کے بغیر
اور پھر کس سے خدا اُن کے سوا ملتا ہے

شب کو رو دیا میں یہ جبرئیلؑ سکھاتے تھے مجھے
جو محمدؐ سے ملے اُس سے خدا ملتا ہے

ہوں گنہگار یہ اُمید شفاعت ہے مجھے
راہ بھولے کے تئیں راہ نما ملتا ہے

کیوں ولا ہوتی ہے طرفین میں کیسی شادی
کہیں معشوق سے عاشق جو نیا ملتا ہے

Marfat.com

شب معراج یں جبرئیل سے کہتے تھے نبیؐ
آج سرکار سے دیکھیں ہمیں کیا ملتا ہے

دل تصدق ہے جو سنگ درِ احمدؐ پہ خیال
یہ وہ آئین ہے کہ خود دوڑ کے جا ملتا ہے

خود بلاتا ہے خدا بندہ نوازی سے انہیں
ورنہ بندہ بھی کہیں اپنے سے جا ملتا ہے

ہوں اسیرِ حلقۂ گیسوئے فخرِ انبیاءؐ

(از امیرؔ)

سورۂ والشمس وصفِ روئے فخرِ انبیاءؐ
آیۂ واللیل ہے گیسوئے فخرِ انبیاءؐ

قبلۂ ایماں ہے میرا روئے فخرِ انبیاءؐ
ہوں اسیرِ حلقۂ گیسوئے فخرِ انبیاءؐ

پنجۂ پُر زور میں تھی طاقتِ دستِ خدا
قدرتِ حق قوتِ بازوئے فخرِ انبیاءؐ

دیدۂ یعقوبؑ روشن ہو گئے اس وجہ سے
جامۂ یوسفؑ میں پائی بوئے فخرِ انبیاءؐ

کیوں نہ ہو مقبول درگاہِ خدا میری نماز
سامنے ہے کعبۂ ابروئے فخرِ انبیاءؐ

کیا حقیقت میرے دل کی طائرِ سدرہ بھی ہے
قمری سروِ قدِ دلجوئے فخرِ انبیاءؐ

دونوں عالم کی ہے آبادی فقط اس وجہ سے
ہیں یہ زیرِ سایۂ گیسوئے فخرِ انبیاءؐ

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآں میں امیرؔ
ہے ظفر تکیہ پہ پہلوئے فخرِ انبیاءؐ

موتی بچھے ہوئے ہیں برابر زمین پر

(از امیرؔ)

نقشِ قدم ہیں آپؐ کے اختر زمین پہ
کیوں کر نہ آسمان کا جھکے سر زمین پر

اس سے بھی صاف جلوہ نما ہے خدا کا نور
عرشِ بریں ہے روضۂ انور زمین پہ

Marfat.com

تکلیفِ شرع سے نہیں خالی کوئی بشر
قبضہ ہمیشہ آپؐ کا ہے ہر زمین پر

سلطاں ہیں آپ بھیجے ہوئے تھے سب آپ کے
آئے تھے پیشتر جو پیغمبر زمین پر

ہاتھوں میں اُن کے آپ کے بازو کا زور تھا
حیدرؓ جو کافروں سے لڑے ہر زمین پر

دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثریٰ میں بھی
جبرئیلؑ کے نہ بچھتے اگر پر زمین پر

تھی کس خوشی کی شب شبِ معراج مصطفیٰؐ
امت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر

تا وقتِ صبحگاہ سرِ شام سے ہوئے
جاری فیوضِ خالقِ اکبر زمین پر

بس اتنی دیر میں کہ رہی گرمئ بساط
پھر آئے لامکان سے پیغمبرؐ زمین پر

جاری ہیں بسکہ ماتمِ حضرت میں میرے اشک
موتی بچھے ہوئے ہیں برابر زمین پر

مشتاق ہوں میں خاکِ مدینہ کا اے امیرؔ
آئے جو موت بھی تو اُسی سرزمین پر

شمشیر کا زباں سے لیتا ہوں کام روز

(از امیرؔ)

چلتے ہیں میکدے میں محبت کے جام روز
رہتے ہیں مست مدحتِ ساقی تمام روز

منظور ہو جو آپ کو دربارِ عام روز
مجرے کو آئیں خضر علیہ السلام روز

ہے ہند میں بھی وردِ درود و صلواۃ کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میرا سلام روز

رُخ آپ کا ہے مہر تو قد آپ کا ہے شمع
پروانہ رات بھر ہوں میں ذرّہ تمام روز

کٹتے ہیں مدعی جو میں کرتا ہوں وصفِ شاہ
شمشیر کا زباں سے لیتا ہوں کام روز

کب مہبطِ فیوض نہ تھا آپؐ کا مکان
لاتے تھے جبرئیلؑ خدا کا پیام روز

جانا ہو کب مدینے میں اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت میں شام روز

ہوں میں یہاں ہجومِ الم میں گھرا ہوا
رہتا ہے زائروں کا وہاں اژدہام روز

Marfat.com

تا فال نیک نکلے زیارت کے باب میں | پھر دل ہی دیکھتا ہوں خدا کا کلام روز
حضرتؐ سے باتیں کرتے تھے جو بالمشافہہ | گویا خدا سے ہوتے تھے وہ ہمکلام روز

سامان ہوا اُدھر کے سفر کا درست امیرؔ
کرتا ہوں صبح اُٹھ کے یہی اہتمام روز

یا نبیؐ ہند میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک

(از امیرؔ)

یا نبیؐ ہند میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک | دیکھئے آپ مدینے میں بلائیں کب تک
آنکھیں پتھرا گئی ہیں راہ بہت دیکھ چکے | سختیاں دردِ جدائی کی اٹھائیں کب تک
پھر کے آتے ہیں جو زائر ہمیں کرتے ہیں خجل | بات بگڑی ہوئی لوگوں سے بنائیں کب تک
صاف مطلع ہو دکھا دو ہمیں امید کا دن | گھری گھری شبِ غم کی یہ گھٹائیں کب تک
اشکِ غم رک نہیں سکتے ہیں کہاں تک روکیں | دردِ دل چھپ نہیں سکتا ہے چھپائیں کب تک
نہیں ملتی ہمیں دنیا کے بکھیڑوں سے نجات | یا نبیؐ گرد رہیں گی یہ بلائیں کب تک
کیجئے وعدہ بلانے کا کہ اب تاب نہیں | کہئے بدلیں گی مخالف کی ہوائیں کب تک

چل زیارت کو بھلے ہیں نہیں اچھے ہیں امیرؔ
جمع کر دل کو پریشان یہ رہیں کب تک

اس تڑپنے میں جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہیں

(از امیرؔ)

زخمیٔ عشق دمِ تیغِ الم جانتے ہیں | اس تڑپنے میں جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہیں
شرفِ آدمؑ بے سایہ کو ہم جانتے ہیں | سایہ کیا شے ہے اسے اہلِ عدم جانتے ہیں

Marfat.com

کہہ دو رضواں سے ہمیں سیر کی تکلیف نہ دے ہم مدینے ہی کو گلزارِ ارم جانتے ہیں
وصف کرنے لگے موسیٰؑ تو یہ آئی آواز کوئی کیا جانے گا احمدؐ کو جو ہم جانتے ہیں
بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جن کو ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغرِ جم جانتے ہیں
خشک کیا مزرعۂ امید رہے گا اُن کا جو ترے گیسوؤں کو ابرِ کرم جانتے ہیں
نیستی ہے انہیں ہستی جو ترے پیرو ہیں عمرِ صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہیں
اسمِ پاک آپؐ کا ہے سب سے مقدم مرقوم رتبہ جو آپؐ کا ہے لوح و قلم جانتے ہیں
دل کفار میں پڑتے ہیں اگر داغِ حسد ہم وہ پتھر ہیں ترے نقشِ قدم جانتے ہیں
تیرے گیسو سے ہے پیراہن کعبہ آگاہ تیری آنکھوں کو غزالانِ حرم جانتے ہیں
تشنۂ شوق ترے قلزمِ ہمت کے حضور بحرِ زخار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہیں
جلوۂ نورِ سیہ اور کوئی کیا جانے تیرے گیسو ترے عارض کی قسم جانتے ہیں
جا سکے اڑ کے نہ معراج میں ہمراہِ براق جبرئیلؑ آپؐ کے توسن کا قدم جانتے ہیں

غیب کے حال سے جو لوگ ہیں آگاہ امیرؔ
وہ اُسے مجمعِ امکان قدم جانتے ہیں

سوز حاصل ہے مجھے ساز نہیں ہے تو نہ ہو

(از امیرؔ)

مدح خواں ہوں میں جو آواز نہیں ہے تو نہ ہو سوز حاصل ہے مجھے ساز نہیں ہے تو نہ ہو
مرتے ہی پھاند کے دیوار میں داخل ہوں گا بابِ فردوس اگر باز نہیں ہے تو نہ ہو
ہے مئے عشق سے حضرتؐ کے مرا دل مخمور جام میں بادۂ شیراز نہیں ہے تو نہ ہو
دیکھ سکتا نہیں کنجشک کو دہشت سے تری بند گر دیدۂ شہباز نہیں ہے تو نہ ہو
زندہ دل جتنے ہیں اقرارِ نبوت ہے انہیں مردہ دل قائلِ اعجاز نہیں ہے تو نہ ہو

Marfat.com

آپ کا نام تو لیتا ہے موذن ہر صبح
مثلِ داؤد خوش آواز نہیں ہے تو نہ ہو

دردِ الفت کا ہو انجام الٰہی اچھا
خوب صورت اگر آغاز نہیں ہے تو نہ ہو

لڑکے مر جائینگے خود حسد طبیعت سے عدو
آسمان تفرقہ پرداز نہیں ہے تو نہ ہو

آشیانہ ہے مدینے میں درختوں پہ مرا
اب اگر طاقتِ پرواز نہیں ہے تو نہ ہو

دُور سے دیکھ لیا کرتے ہیں حضرتؐ کا جمال
پاس اگر جلوہ گہ ناز نہیں ہے تو نہ ہو

رہ نہیں جانے کا ہیں وادیٔ مدحت میں امیرؔ
توسنِ فکر سبکسار نہیں ہے تو نہ ہو

اُمّت کے دل ہیں تیری بدولت بڑھے ہوئے

(از امیرؔ)

جاتے تھے جب براق پہ حضرتؐ چڑھے ہوئے
قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوئے

جھک جھک کے چوم لیتے ہیں جنت کی ڈالیاں
کیا بیل بوٹے ہیں سرِ مسند کڑھے ہوئے

تعلیم جبرئیلؑ امیں تھی برائے نام
حضرتؐ وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے

پایا ہے بوسہ نقش کفِ پا کا خواب میں
ہیں اب دماغ عرش بریں پر چڑھے ہوئے

اے شوق قافلہ جو مدینے کو ہو رواں
بانگِ جرس سے پاؤں ہوں آگے بڑھے ہوئے

رہ رہ کے کُل زمین مدینے کی راہ میں
تھالے ریاضِ خُلد کے سائے کڑھے ہوئے

پلّہ جو نیکیوں کا گھٹا ہے تو غم نہیں
اُمّت کے دل ہیں تیری بدولت بڑھے ہوئے

اللہ رے شوق پہنچے مدینے میں دن رہے
منزل سے ہم اگرچہ رواں دن چڑھے ہوئے

حضرتؐ کا علم علمِ لدنی تھا اے امیرؔ
دیتے تھے قدسیوں کو سبق بن پڑھے ہوئے

Marfat.com

لاؤ نہ مرا نامۂ عصیاں مرے آگے

(از امیرؔ)

جنت ہے درِ خسروِ ذیشان مرے آگے — کہدو کہ نہ لے دو نکی رضوان مرے آگے

پہنچا ہوں جو اُس در پہ تو پائی یہ بشارت — دارا کو نہیں رتبۂ دربان مرے آگے

حضرتؐ کی عنایت نے وہ دی ہے مجھے قوت — ہے زال سے کم رستمِ ذیشان مرے آگے

شاہی ہے مجھے کوچۂ حضرتؐ کی گدائی — کیا مال ہے گنجینۂ سلطان مرے آگے

ہوتی ہے جو ہمراہی یثرب تو ادب سے — چلتے نہیں رستے میں سلیمان مرے آگے

ابروئے رُخِ شہؐ کو سمجھتا ہوں میں ایمان — مومن ہوں یہ کعبہ ہے وہ قرآن مرے آگے

وہ سیر طبیعت ہوں کہ پتھر سے ہوں کمتر — دُرِّ عدن و لعل بدخشان مرے آگے

رستے میں کیا شوقِ زیارت نے یہ اندھا — ہو چاہ تو ہے چاہِ زنخدان مرے آگے

مدِ رہِ حضرتؐ نہیں کوئی ہو مصیبت — آندھی ہو نہ کچھ چیز نہ باراں مرے آگے

صدمہ جو ذرا پیاس کا ہو دوڑ کے آئے — ظلمات سے خود چشمۂ حیواں مرے آگے

شدت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے — لائیں طبقِ نعمتِ الواں مرے آگے

اندیشہ نہیں راہ میں کچھ بہرِ حفاظت — پیچھے ہیں خضرؑ موسیٰؑ عمران مرے آگے

ہر گام میں ہوں روضۂ حضرتؐ کے قریں میں — ہر وقت ہے وہ کعبۂ ایمان مرے آگے

حضرتؐ کی شفاعت ہے تو ہے ظلمتِ عصیاں — دم بھر صفتِ دودِ پریشاں مرے آگے

بھیجے ہوئے حضرتؐ کے سب احباب ہیں موجود — ہیں راہ نما بوذر و سلماں مرے آگے

لے جا کے حضورِ شہؐ ذیجاہ فرشتو — لاؤ نہ مرا نامۂ عصیاں مرے آگے

اوصافِ معلّٰی سے امیرؔ ایسی ہے الحان
ہیں مرغِ چمن سر بہ گریبان مرے آگے

Marfat.com

دل آپؐ پہ ہے قربان جان آپؐ پر سے صدقے

(از امیرؔ)

مال آپؐ پر تصدق، جان آپؐ پر سے صدقے
آنکھوں پہ سر ہے قربان، آنکھیں ہوں سر سے صدقے

کہتے ہیں گرد عارض باہم یہ دونوں گیسو
میں ہوں ادھر سے قربان، تو ہو ادھر سے صدقے

بولے ملک جو آدمؑ، نازاں ہوئے ولا پر
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے

کہتا ہے مہر و مہ سے رُخ دیکھ کر نبیؐ کا
تو شام ہے ہو قرباں، میں ہوں سحر سے صدقے

ناف زمیں ہے شہؐ کا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادھر سے قرباں، غربی اُدھر سے صدقے

ٹکڑوں سے پل گئے ہیں جتنے تھے اہل حاجت
شاہ و گدا نے پائے حضرتؐ کے در سے صدقے

جو مال امیرؔ کا ہے، مالک ہیں آپؐ اس کے
دل آپؐ پہ ہے قرباں جاں آپؐ پر سے صدقے

چشم رحمت میں گزر کیجئے آنسو ہو کر

(از مولوی محمد محسن محسنؔ)

آنکھ پہ ٹھہری نظر مائل ابرو ہو کر ہم پھرے کعبہ سے اے قبلہ تو ہندو ہو کر

Marfat.com

شب کو یہ جذب محبت کا تماشہ دیکھا — شمع پروانہ کے ساتھ اُڑ گئی جگنو ہوکر
دیکھ کر آنکھوں کو بھرتا ہوں میں دم زلفوں کا — کالے کوسوں گئیں آہیں مری آہو ہوکر
رو کے دھو ڈالئے سب نامۂ اعمال اپنا — چشم رحمت میں گزر کیجئے آنسو ہوکر

تالیاں کس نے دمِ رقص بجائیں محسن
زہرۂ چرخ گری فرش پہ گھنگرو ہوکر

کہ بلبلوں نے سبق گل سے گلستاں کیلئے

(از مولوی محمد محسن، محسن)

کھلے تھے لب نہ ابھی نالہ و فغاں کے لئے — کہ مانگی خیر فرشتوں نے آسماں کیلئے
فلک سے گزری گئی سیر لامکاں کے لئے — اب آگے جاتی ہے آہ رسا کہاں کیلئے
کھلے نہ تھے لب بلبل ابھی فغاں کے لئے — کہ سر جھکانے لگی شاخِ گل خزاں کیلئے
صنم کدہ سے اٹھوں زاہد وجناں کے لئے — کہاں سے مجھ کو اٹھاتے ہو تم کہاں کیلئے
تڑپ تڑپ کے تو پہنچا ہوں کوئے دلبر تک — یہاں سے اے طپش دل اٹھوں کہاں کیلئے
سوادِ نجد نہ صحرائے بے ستوں چھوڑا — ہمارے شوق نے بھٹکے کہاں کہاں کیلئے
شب فراق نہ ہو، روز انتظار نہ ہو — تو ہم بھی فکر کریں عمر جاوداں کیلئے
قفس میں بیٹھے یہ سوجھی کہ آتش دل سے — لئے چلو کوئی چنگاری آشیاں کیلئے
قضا نے کس لئے فرہاد و قیس کو چھیڑا — مجھ ہی کو پہلے بلانا تھا امتحاں کیلئے
ہے جی میں لکھئے وہ افشان یار کی تعریف — نہ چھوڑیئے کوئی مضمون کہکشاں کیلئے
بہار آئی یہ نشو و نما کا عالم ہے — کہ بلبلوں نے سبق گل سے گلستاں کیلئے
غزل سرائی رندانہ ہوسکی یارو — کھلیں گے لب مرے اب لا ابالیاں کیلئے
ازل میں جب ہوئیں تقسیم نعمتیں محسن — کلامِ نعتیہ رکھا مری زباں کیلئے

Marfat.com

کیا راز و نیاز آج ہے بندہ میں خدا میں

(از مولوی محمد محسن، محسنؔ)

دوڑی ہے کسی جلوہ گہہ ناز و ادا میں
ملنے کی سکت اب نہیں باقی ہے قضا میں

شیشے سے نکل رند سے آشام ہیں بے چین
غمزے نہ کرے دختر زر ایسی گھٹا میں

گل سنتے ہیں گلزار میں آمد جو خزاں کی
کیا چھپتے ہوئے پھرتے ہیں داماں صبا میں

شرمائی ہوئی آنکھ کی چتون ہے قیامت
شوخی کی جھلک تھرہے انداز حیا میں

محشر میں دل غمزدہ کی قدر کھلے گی
اس مال کے دام اٹھیں گے بازار جزا میں

اے شوق سنبھل چوٹ چلا چاہتی ہے اب
میرے دل پرخوں میں ترے رنگ حنا میں

محسنؔ شب معراج یہ کہتے تھے فرشتے
کیا راز و نیاز آج ہے بندہ میں خدا میں

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

(از مولوی محمد محسن، محسنؔ)

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہیں پھر کعبہ میں قبضہ نہ کریں لات وہبل

دھر کا ترسا بچہ برق لئے جل میں آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہے لئے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلیٰ ناظم
برق بنگالۂ ظلمت میں ہے گورنر جنرل

Marfat.com

نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی — پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل
دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیونکر درشن — سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل
راکھیاں پیلے سلونوں کی برہمن نکلے — تارِ بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل
اب کے میلا تھا ہنڈولے کا بھی گرداب بلا — نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ بہل
ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے — نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل
تہ و بالا کیے دیتے ہیں ہوا کے جھونکے — بیڑے بھادوں کے نکلتے ہیں بھرے گنگا جل
کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہِ نو کی کشتی — بحرِ اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہل چل
قمریاں کہتی ہیں طوبےٰ سے مزاج عالی — لالۂ باغ سے ہندوئے فلک کھیم کسل
شبِ دیجور اندھیرے میں ہے ظلمت کے نہاں — لیلیٰ محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل
شاہدِ کفر ہے مکھڑے سے اٹھائے گھونگٹ — چشمِ کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل
ہو گیا بھیس کیے چرخ لگائے ہے بھبوت — یا کہ بیراگی ہے پربت پہ بچھائے کمل
شب کو مہتاب نظر آئے نہ دن کو خورشید — ہے یہ اندھیر مچائے ہوئے تاثیرِ زحل
وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئے نہ شمع — گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھے اسے لیکر مشعل
نور کی پتلی ہوئی پردۂ ظلمت میں نہاں — چشمِ خورشید جہاں بیں میں ہیں آثارِ سبل
آتشِ گل کا دھواں بام فلک تک پہنچا — جم گیا منزلِ خورشید کی چھت میں کاجل
ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا گھپ ہے — برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل
جس طرف سے گئی بجلی پھر ادھر آ نہ سکی — قلعۂ چرخ میں ہے بھول بھلیاں بادل
فیضِ ترطیب ہوا نے یہ دکھائی تاثیر — زرِ محلول ہے اخگر تو کھرل ہے منقل
آبِ آئینہ تموّج سے بہا جاتا ہے — کہئے تصویر سے گرنا نہ کہیں دیکھ سنبھل
آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا — شاخ میں کاہکشاں کے نکل آئی کونپل
دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہار — دیدۂ نرگسِ شہلا کو نہ سمجھو احول

Marfat.com

خضر فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز ‏ پھول سے کہتے ہیں پھلتا رہے گلزار امل
عطر افشاں ہے شمیمِ گل نسرین و سمن ‏ نخل داؤدی مومی سے ٹپکتا ہے عسل
لہریں لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ ‏ چرخ پر بادلا پھیلا ہے زمین پر مخمل
جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہے نظر ‏ مصحفِ گل کے حواشی پہ طلائی جدول
ہم زباں وصفِ چمن میں ہوئے سب اہلِ چمن ‏ طوطیوں کی جو ہے نظمیں تو بلبل کی غزل
تختِ طاؤسی گلشن پہ ہے سایہ کے ابر ‏ چتر کھولے ہوئے فرق شہ گل پر سنبل
جس طرف دیکھئے بیلے کی کھلی ہیں کلیاں ‏ لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کونسل
شاخ پر پھول ہیں جنبش میں زمین پر سنبل ‏ سب ہوا کھاتے ہیں گلشن میں سوار اور پیدل
پھول لوٹے ہوئے پھرتے روشوں پر ہیں نسیم ‏ یا سڑک پر ہیں ٹہلتے ہوئے گلگوں کوتل
آہِ قمری میں مزہ اور مزے میں تاثیر ‏ سرو میں دیکھئے پھول آنے لگے پھول ہیں پھل
ساتھ ساتھ آتے ہیں نالوں کے جگر کے ٹکڑے ‏ شجرِ آہ رسا میں نکل آئی کوپل
شجرے میں پیر مغاں کے نکل آئیں شاخیں ‏ حرمتِ دخترِ رز میں نظر آتا ہے خلل
سبزہ خط سے ہوا ہونے لگے سرخی لب ‏ چمن حسن سے لال اڑ گئے بن کر ہریل
صف آمادہ پرواز ہے شاماں کی طرح ‏ پر لگائے ہوئے مژگانِ صنم سے کاجل
خندہ ہائے گل قالین سے ہوا شورِ نشور ‏ کیا عجب ہے جو پریشاں ہے خواب مخمل
طرفہ گردش میں گرفتار عجب پھیر میں ہے ‏ سرمہ ہے نیند مری دیدۂ بیدا دکھل
شاخِ شمشاد پہ قمری سے کہو چھیڑے ملار ‏ نونہالانِ گلستاں کو سنائے یہ غزل

سمتِ کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

سمتِ کاشی سے چلا جانب متھرا بادل ‏ ؎ ‏ برج میں آج سری کشن ہے کالا بادل
خوب چھایا ہے سرِ گوکل متھرا بادل ‏ رنگ میں آج کنہیا کے ہے ڈوبا بادل

شاہد گل کا لئے ساتھ ہے ڈولا بادل — برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل
سطحِ افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی — روپ بجلی کا سنہرا ہے رُو پہلا بادل
چرخ پر بجلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے — سبزہ چمکائے ہلاتا ہوا برچھا بادل
جب تلک برج میں جمنا ہے یہ کھلنے کا نہیں — ہے قسم کھائے اٹھائے ہوئے گنگا بادل
بجلی دو چار قدم چل کے پلٹ جائے نہ کیوں — وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل
چشمۂ مہر ہے عکسِ زرِ گل سے دریا — پرتوِ برق سے سونے کا ہے بجرا بادل
میری آنکھوں میں سماتا نہیں یہ جوش و خروش — کسی بیدرد کو دکھلائے کرشمہ بادل
دلِ بیتاب کی ادنیٰ سی چمک ہے بجلی — چشمِ پُرآب کا ہے ایک کرشمہ بادل
طپشِ دل کا اڑایا ہوا نقشا بجلی — چشمِ پُرآب کا دھویا ہوا خاکا بادل
اپنی کم ظرفیوں سے لاکھ فلک پر چڑھ جائے — میری آنکھوں کا ہے اترا ہوا صدقہ بادل
کچھ ہنسی کھیل نہیں جوششِ گریہ کا ضبط — یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل
جامِ عمرِ فلکِ پیر ہوا ہے لبریز — لئے آتا ہے جنازہ دیئے کاندھا بادل
راجہ اندر ہے پریخانہ مئے کا پانی — نغمۂ نے کا سرکشن کنہیا بادل
جوش پر رحمتِ باری ہے پڑھا و خمِ مے — چشمکِ برق سے کرتا ہے اشارہ بادل

دیکھتا گر کہیں محسن کی فغان و زاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

(از سر اقبال)

جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں، زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

Marfat.com

حقیقت اپنی آنکھوں پر نمایاں جب ہوئی اپنی
مکاں نکلا ہمارے خانۂ دل کے مکینوں میں

اگر کچھ آشنا ہوتا مذاقِ جبہ سائی سے
تو سنگِ آستانِ کعبہ جا ملتا جبینوں میں

کبھی اپنا بھی نظارہ کیا ہے تو نے اے مجنوں
کہ لیلےٰ کی طرح تو خود بھی ہے محمل نشینوں میں

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اُڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

مجھے روکے گا تو اے ناخدا کیا غرق ہونے سے
کہ جن کو ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

چھپایا حُسن کو اپنے کلیم اللہ سے جس نے
وہی ناز آفریں ہے جلوہ پیرا نازنینوں میں

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس اِن کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے، اہل دل کے سینوں میں

تمنّا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انہیں خلوت گزینوں میں

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمنِ دل کو

Marfat.com

کہ خورشیدِ قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں
محبت کے لئے دل ڈھونڈھ کوئی ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں
سراپا حسن بن جاتا ہے جس کے حسن کا عاشق
بھلا اے دل حسیں ایسا بھی ہے کوئی حسینوں میں
پھڑک اٹھا کوئی تیری ادائے ماعرفنا پر
ترا رتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب ناز آفرینوں میں
نمایاں ہو کے دکھلا دے کبھی ان کو جمال اپنا
بہت مدت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں
خموش اے دل! بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں
برا سمجھوں انہیں مجھ سے تو ایسا ہو نہیں سکتا
کہ میں خود بھی تو ہوں اقبال اپنے نکتہ چینوں میں

بیگانہ شے پہ نازشِ بیجا بھی چھوڑ دے

(از سر اقبال)

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
نظارے کی ہوس ہو تو لیلےٰ بھی چھوڑ دے
واعظ! کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد
دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے
تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے
مانندِ خامہ تیری زباں پہ ہے حرفِ غیر
بیگانہ شے پہ نازشِ بیجا بھی چھوڑ دے
لطفِ کلام کیا جو نہ ہو دل میں دردِ عشق
بسمل نہیں ہے تو، تو تڑپنا بھی چھوڑ دے

Marfat.com

شبنم کی طرح پھولوں پہ رو، اور چمن سے چل
اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے

ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا
بُت خانہ بھی، حرم بھی، کلیسا بھی چھوڑ دے

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے!
اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

جینا وہ کیا جو ہو نفسِ غیر پر مدار
شہرت کی زندگی کا بھروسا بھی چھوڑ دے

شوخی سی ہے سوالِ مکرر میں اے کلیم
شرطِ رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں
اقبالؔ کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

قبضے سے اُمت بیچاری کے دیں بھی گیا دُنیا بھی گئی

(از سر اقبالؔ)

اے بادِ صبا! کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا
قبضے سے اُمت بیچاری کے دیں بھی گیا، دُنیا بھی گئی

یہ موجِ پریشان خاطر کو پیغام لبِ ساحل نے دیا
ہے دُور وصالِ بحر ابھی، تو دریا میں گھبرا بھی گئی

عزت ہے محبت کی قائم اے قیس! حجابِ محمل سے
محمل جو گیا، عزت بھی گئی، غیرت بھی گئی، لیلا بھی گئی!

کی ترک تگ و دو قطرے نے، تو آبروئے گوہر بھی ملی
آوارگی فطرت بھی گئی، اور کشمکشِ دریا بھی گئی

نکلی تو لبِ اقبالؔ سے ہے، کیا جانئے کس کی ہے یہ صدا
پیغامِ سکوں پہنچا بھی گئی، دل محفل کا تڑپا بھی گئی

Marfat.com

نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایتِ زمانہ!

(از سر اقبال)

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ
وہ ادب گہِ محبت، وہ نگہ کا تازیانہ!

یہ بتانِ عصر حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ، نہ تراشِ آذرانہ!

نہیں اس کھلی فضا میں کوئی گوشۂ فراغت
یہ جہاں عجب جہاں ہے، نہ قفس نہ آشیانہ!

رگِ تاک منتظر ہے تری بارشِ کرم کی
کہ عجم کے میکدوں میں نہ رہی مے مغانہ!

مرے ہم صفیر اسے بھی اثر بہار سمجھے!
انہیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ!

مرے خاک و خوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے، تب و تابِ جاودانہ!

تری بندہ پروری سے مرے دن گذر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایتِ زمانہ!

یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ!

(از سر اقبال)

اعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ!
ٹوٹا ہے ایشیا میں سحر فرنگیانہ
تعمیرِ آشیاں سے میں نے یہ راز پایا
اہلِ نوا کے حق میں بجلی ہے آشیانہ!
یہ بندگی خدائی، وہ بندگی گدائی!
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ!
غافل نہ ہو خودی سے کر اپنی پاسبانی

Marfat.com

شاید کسی حرم کا تو بھی ہے آستانہ!
اے لا الٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
گفتارِ دلبرانہ، کردارِ قاہرانہ!
تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے!
کھویا گیا ہے تیرا جذبِ قلندرانہ!
رازِ حرم سے شاید اقبال باخبر ہے
ہیں اس کی گفتگو کے انداز محرمانہ!

فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں

(از سر اقبال)

خودی کی شوخی و تندی میں کبر و ناز نہیں
جو ناز ہو بھی تو بے لذتِ نیاز نہیں
نگاہِ عشق دلِ زندہ کی تلاش میں ہے
شکارِ مردہ سزاوارِ شاہباز نہیں
مری نوا میں نہیں ہے ادائے محبوبی
کہ بانگِ صورِ اسرافیل دل نواز نہیں
سوالِ مے نہ کروں ساقیٔ فرنگ سے میں
کہ یہ طریقۂ رندانِ پاکباز نہیں
ہوئی نہ عام جہاں میں کبھی حکومتِ عشق
سبب یہ ہے کہ محبت زمانہ ساز نہیں
اک اضطرابِ مسلسل عتاب ہو کہ حضور!

Marfat.com

میں خود کہوں تو مری داستان دراز نہیں
اگر ہو ذوق تو خلوت میں پڑھ زبورِ عجم
فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں

میرے آقا مرے سلطاں مدینے والے

(از بیدم وارثی)

میرا دل اور مری جان مدینے والے ۔۔۔ تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
باعثِ ارض و سما صاحبِ لولاک لما ۔۔۔ عینِ حق صورتِ انسان مدینے والے
بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے ۔۔۔ اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے
کل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو ۔۔۔ اللہ اللہ رے تری شان مدینے والے
آڑے آتی ہے تری ذات ہر اک دکھیا کے ۔۔۔ میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین ۔۔۔ پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے
دل بھی مشتاقِ شہادت ہے کماندارِ عرب ۔۔۔ اس طرف بھی کوئی پیکان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں ۔۔۔ میرے آقا مرے سلطان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم
یہی رکھیں مری پہچان مدینے والے

مرے دردِ نہاں کا حال محتاجِ بیاں کیوں ہو

(از بیدم وارثی)

مرے دردِ نہاں کا حال محتاجِ بیاں کیوں ہو
جو لفظوں کا ہو مجموعہ وہ میری داستاں کیوں ہو

Marfat.com

پہنچکر خونِ دل آنکھوں تک اشکوں میں نہاں کیوں ہو
الٰہی حاصلِ دردِ محبت رائیگاں کیوں ہو

لحد پہ آکے میری خاک سے دامن کشاں کیوں ہو
نہیں معلوم تم اس در بہ مجھ سے بدگماں کیوں ہو

ترا جلوہ جو ہستی ہے، تو پھر قیدِ نظر کیسی!
مری ہستی جو پردہ ہے، تو یہ بھی درمیاں کیوں ہو

مٹا دو شوق سے آکر مٹا دو میری تربت کو
جو تم پر مر مٹا ہو اُس کا اتنا بھی نشاں کیوں ہو

ترے قدموں پہ سر ہے سامنے تو ہے تصور میں
مرا نقشِ جبیں پھر بارِ سنگِ آستاں کیوں ہو

مجھے پامال بھی کرتے ہیں اندازِ تغافل سے
مجھی سے پوچھتے بھی ہیں کہ سرگرمِ فغاں کیوں ہو

بہارِ عارضِ گلگوں کا جلوہ ہے نگاہوں میں
خزاں نا آشنا ہوں میں مجھے خوفِ خزاں کیوں ہو

کہاں ایماں کس کا کفر اور دیر و حرم کیسے
ترے ہوتے ہوئے اے جاں خیالِ دو جہاں کیوں ہو

نئی دنیا بنا دی لذتِ ذوقِ اسیری نے
قفس کے رہنے والوں کو خیالِ آشیاں کیوں ہو

ترے تیروں نے بیدمؔ کو حیاتِ جاوداں بخشی
حیاتِ جاوداں کا نام مرگِ جاوداں کیوں ہو

Marfat.com

مردِ مسلمان

(از سر اقبال)

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن — گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان!
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت — یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان!
ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی — ہے اس کا نشیمن، نہ بخارا نہ بدخشان!
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن — قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن!
قدرت کے مقاصد کا عصا اس کے ارادے — دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان!
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم — دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان!
فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز — آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمٰن!

بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم
لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان!

یار کے تیرِ نظر نے دل میں روزن کر دیا

(از بیدم وارثی)

دل کو میرے جلوۂ روئے روشن کر دیا — رشکِ جنت یار نے صحرائے ایمن کر دیا
تو نے کافر مجھ کو اے ایماں کے دشمن کر دیا — کعبۂ دل کو مرے دیرِ برہمن کر دیا
اب بآسانی نکل جائیں گی اپنی حسرتیں — یار کے تیرِ نظر نے دل میں روزن کر دیا
وسعتِ شوقِ لقا کیا پوچھتے ہو اے کلیم — جس نے ہر ذرہ مجھے وادیٔ ایمن کر دیا
دشمنی سرکار کی کیا جانے کیا ڈھاتی ستم — دوستی نے آپ کی دنیا کو دشمن کر دیا
جوشِ وحشت کیا کیا یہ کیا کیا دستِ جنوں — جامۂ ہستی کا میرے چاک دامن کر دیا

Marfat.com

واہ ری قسمت جو دل کل تک تھا اس کی جلوہ گاہ　　آج اُس کو حسرت و ارمان کا مسکن کر دیا

عشق پروانہ سے ہے بیدمؔ فروغِ شمعِ حسن
میری بدنامی نے اُن کا نام روشن کر دیا

ہاں ہاں تری رحمت کا ہے کام خطا پوشی

(از بیدمؔ وارثی)

کھینچی ہے تصور میں تصویرِ ہم آغوشی　　اب ہوش نہ آنے دے مجھ کو مری بیہوشی

پا جانا ہے کھو جانا، کھو جانا ہے پا جانا　　بیہوشی ہے ہشیاری، ہشیاری ہے بیہوشی

میں سازِ حقیقت ہوں، دمسازِ حقیقت ہوں　　خاموشی ہے گویائی، گویائی ہے خاموشی

اسرارِ محبت کا اظہار ہے نا ممکن　　ٹوٹا ہے نہ ٹوٹے گا قفلِ درِ خاموشی

ہر دل میں تجلی ہے اُن کے رخِ روشن کی　　خورشید سے حاصل ہے ذروں کو ہم آغوشی

جو سنتا ہوں سنتا ہوں میں اپنی خموشی سے　　جو کہتی ہے کہتی ہے مجھ سے مری خاموشی

یہ حسن فروشی کی دکان ہے یا چلمن　　نظارہ کا نظارہ، روپوشی کی روپوشی

یاں خاک کا ذرہ بھی لغزش سے نہیں خالی　　میخانۂ دنیا ہے یا عالمِ بے ہوشی

ہاں ہاں مرے عصیاں کا پردہ نہیں کھلنے کا　　ہاں ہاں تری رحمت کا ہے کام خطا پوشی

اس پردے میں پوشیدہ لیلائے دو عالم ہے
بے وجہ نہیں بیدمؔ کعبے کی سیہ پوشی

جسے ہونا ہو کچھ خاکِ درِ جانانہ ہو جائے

(از بیدمؔ وارثی)

اگر کعبہ کا رخ بھی جانبِ میخانہ ہو جائے　　تو پھر سجدہ مری ہر لغزشِ مستانہ ہو جائے

Marfat.com

وہی دل ہے جو حسن و عشق کا کاشانہ ہو جائے
وہ سر ہے جو کسی کی تیغ کا نذرانہ ہو جائے

یہ اچھی پردہ داری ہے یہ اچھی رازداری ہے
کہ جو آئے تمہاری بزم میں دیوانہ ہو جائے

مرا سر کٹ کے مقتل میں گرے قاتل کے قدموں پر
دمِ آخر ادا یوں سجدۂ شکرانہ ہو جائے

تری سرکار میں لایا ہوں ڈالی حسرتِ دل کی
عجب کیا ہے مرا منظور یہ نذرانہ ہو جائے

شبِ فرقت کا جب کچھ طول کم ہونا نہیں ممکن
تو میری زندگی کا مختصر افسانہ ہو جائے

وہ سجدے جن سے برسوں ہم نے کعبہ کو سجایا ہے
جو بتخانے کو مل جائیں تو پھر بتخانہ ہو جائے

کسی کی زلف بکھرے اور بکھر کر دوش پر آئے
دلِ صد چاک اُلجھے اور الجھ کر شانہ ہو جائے

یہاں ہونا نہ ہونا ہے، نہ ہونا عین ہونا ہے
جسے ہونا ہو کچھ خاکِ درِ جانانہ ہو جائے

سحر تک سب کا ہے انجام جل کر خاک ہو جانا
بنے محفل میں کوئی شمع یا پروانہ ہو جائے

وہ مے دیدے جو پہلے شبلی و منصور کو دی تھی
تو بیدمؔ بھی نثارِ مرشدِ میخانہ ہو جائے

تا حشر مجھ کو ہوش نہ آئے خدا کرے

(از بیدمؔ وارثی)

محشر کو پائمال کرے یا بپا کرے
جو چاہے آپ کی نگہِ فتنہ زا کرے

ناصح کی بات مانے کہ دل کا کہا کرے
اب کہئے کوئی کیا نہ کرے اور کیا کرے

کب تک کسی کی کوئی تمنا کیا کرے
گھبرا کے اپنی جان نہ دیدے تو کیا کرے

اس عندلیب کو ہے قیامت کا سامنا
جس کا قفس کے آگے نشیمن جلا کرے

کس کام کی امید ہے ناکام کے لئے
ناکامیوں کو میری خدا کام کا کرے

جب میرے دردِ دل کا مداوا نہ ہو سکا
کوئی مسیح ہے تو مجھے کیا ہوا کرے

ان کو تو آئے دن نئے دل کی تلاش ہے
کوئی کہاں سے روز نیا دل دیا کرے

Marfat.com

جس طرح اُن کی زلف لٹے اُن کے دوش پر — یارب اسی طرح مری وحشت بڑھا کرے
ہوں بیخودی میں اُن سے ہم آغوشیاں نصیب — تا حشر مجھ کو ہوش نہ آئے خدا کرے
دیکھے جو تجھ کو آئینۂ دل میں جلوہ گر — حیرت سے چشم شوق ترا منہ تکا کرے
جلوے بھی سامنے ہیں وہ کافر بھی سامنے — کس کی طرف کو اب کوئی سجدہ ادا کرے
ہستی مری محیط رہے نیستی کے بعد — روشن بقا کا نام مآلِ فنا کرے
پردے میں ہے جمال تو ہے شور اس قدر — اور بے حجاب ہو تو خدا جانے کیا کرے
دم بھر میں آسماں بنا دے زمین کو — نقشِ جبیں کی قدر اگر نقشِ پا کرے

دامانِ استجاب کی کلیاں کھلی رہیں
یارب وہ ہو قبول جو بیدم دعا کرے

مجھ کو ترے کرم، تری رحمت پہ ناز ہے

(از بیدم وارثی)

ہر آئینے کے پردے میں آئینہ ساز ہے — ہر بندے کے لباس میں بندہ نواز ہے
اے ہمنشیں وہ کوچۂ عشقِ مجاز ہے — محمود جس گلی میں غلامِ ایاز ہے
تصویرِ خامشی ہے جو غنچہ ہے باغ میں — ہر گل مری شکستگیٔ دل کا راز ہے
وہ خاکِ آستان ہے تری خاکِ آستاں — جس پر جبینِ شوق کے سجدوں کو ناز ہے
کس کی طرف کو دستِ تمنا دراز ہو — عالم میں کوئی آپ سا بندہ نواز ہے
پھر دیکھے ہر جمال میں جلوے جمیل کے — جب یہ کھلا کہ عین حقیقت مجاز ہے
زاہد کو اپنے زہد و عبادت پہ ہے غرور — مجھ کو ترے کرم تری رحمت پہ ناز ہے
کحل البصر بنائے نہ کیوں چشمِ غزنوی — خاکِ درِ ایاز میں دنیائے راز ہے
پھر لائے کیا نظر میں سلاطینِ دہر کو — بیدم گدائے وارثِ عالم نواز ہے

Marfat.com

نہ سمجھوں رازداں کی میں نہ میری رازداں سمجھے

(از بیدم وارثی)

مکینِ دل نہ سمجھے پر نہ دارِ لامکاں سمجھے
کہاں تھے تم، مگر ہم کم نگاہی سے کہاں سمجھے

سراپا درد ہوں میں کوئی کیا میری فغاں سمجھے
جو مجھ سا درد والا ہو وہ میری داستاں سمجھے

ہوئے خاموش جب فطرت کو اپنا ترجماں سمجھے
ہر اک غنچہ کو دل، ہر خار کو اپنی زباں سمجھے

میں صدقے اس سمجھ کے، آب مآل عرض کیا سمجھوں
مری روداد غم تھی آپ جس کو داستاں سمجھے

کئے ہیں راہ میں ہر ہر قدم پر سینکڑوں سجدے
ہر اک ذرّے کو ہم تیرا ہی سنگِ آستاں سمجھے

بنایا خوگرِ صبر و رضا تیرہ نصیبی نے
کہ بجلی کی چمک کو ہم چراغِ آشیاں سمجھے

مذاق جستجو کی اس طرح توہین ہوتی ہے
بتائیں کیا تمہیں اب تک جہاں سمجھے وہاں سمجھے

حدودِ فہم سے رازو نیازِ عشق بڑھ جائیں
نہ سمجھوں رازداں کی میں نہ میری رازداں سمجھے

فقط تھا امتحاں منظور جذب شوق کامل کا
اُٹھے پردے تو رازِ خندہ ہائے پاسباں سمجھے

Marfat.com

چمن کے ساتھ چھوٹی وضع بھی راحت بھی زینت بھی
جہاں اب چار تنکے جمع دیکھے آشیاں سمجھے
فلک پر تھا دماغ اپنا جو سر تھا پائے ساقی پر
پیلِ تازہ ہاتھ آئی زمیں کو آسماں سمجھے
وضو ہو خونِ دل سے، موت سجدے پر کرے سبقت
جنابِ شیخ ارکانِ نمازِ عاشقاں سمجھے
بھلا دیر و حرم کی قید کیا الفت کے بندوں کو
جہاں بھی رکھ دیا سر یار ہی کا آستاں سمجھے
نہ جس نے درس گاہِ عشق میں تعلیم پائی ہو
مری باتیں وہ کیا سمجھے وہ کیا میری زباں سمجھے
میں کہنے کو تو اس سے سرگذشت اپنی کہوں بیدمؔ
مگر سُنکر خدا ہی جانے کیا وہ بدگماں سمجھے

نہ میں عجمی، نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی

(از سر اقبال)

نہ میں عجمی، نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی!
تو مری نظر میں کافر، میں تری نظر میں کافر
ترا دیں نفس شماری، مرا دیں نفس گدازی!
تو بدل گیا تو بہتر، کہ بدل گئی شریعت
کہ موافقِ تذرواں نہیں دینِ شہبازی!
تیرے دشت و در میں مجھ کو وہ جنوں نظر نہ آیا
کہ سکھا سکے خرد کو رہ و رسمِ کارسازی!
نہ جدا رہے نوا گر تب و تابِ زندگی سے
کہ ہلاکیِ امم ہے یہ طریقِ نے نوازی!

Marfat.com

اس مجموعہ کے بعد

نعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھیئے

جو اسی خوبصورت شکل میں طبع ہوا ہے، جس کی تمام نعتیں پُر اثر، دل چسپ، اور معنی موجودہ طرز کے مطابق ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے، کہ آج تک نعتیہ کلام کا ایسا مجموعہ شائع نہیں ہوا، جو جدید و قدیم نعتیہ کلام کا بہترین انتخاب ہونے کے علاوہ نہایت خوشخط کتابت اور صاف طباعت سے آراستہ ہے۔ قیمت

ذخیرہ

پتہ سے طلب فرمائیں

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بُل روڈ لاہور

Marfat.com

اچھی کتاب زندگی کی بہترین رفیق ہے

قائد اعظم کے آخری لمحات
دو روپے

پاکستان پس منظر و پیش منظر
حمید انور
تین روپے

جگر لخت لخت
دو روپے

آج کے نغمے کل کے شعلے

ہم آزاد ہیں

رنگ و بو
تین روپے

حیات خالد

محمود و ایاز

شمع کی آہیں
چار روپے

تعمیر حیات

سازش

نیرنگ جمال
افسانے
عبدالرحمن شوقی
تین روپے

مہاجر

دختران صحرا

حسن ادب
عبدالرحمن شوقی

منزل

ملک دین محمد اینڈ سنز، اشاعت منزل لاہور

Marfat.com

مطبوعات: ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز، لاہور
عرب اور خلافتِ پاکستان
پاکستان کے خارجی پہلو پر پہلی کتاب ہے
افغانستان شام مصر عراق عرب ایران یمن
شرق اردن کے سیاسی اکابرین
نے نہایت فاضلانہ رنگ میں پاکستان پر اپنے تائیدی
خیالات کا اظہار کیا ہے قیمت دو روپے
قائدِ اعظم اور دستور ساز اسمبلی
یہ کتاب ہندوستان کی دستوری جنگ کی مکمل تاریخ
ہے جس میں سیاست اسلامی کے مد و جزر کو
پوری شرح و بسط کے ساتھ قلمبند کیا گیا ہے شروع
میں قائد اعظم کی دلچسپ سوانحعمری اور مولانا ظفر علی خاں
کا دیباچہ درج ہے قیمت تین روپے
مفصل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں
فرعون و کلیم
عبدالرحمن طارق بی اے
حق گوئی اور حق پرستی کا عظیم ترین مرقع!
یوں تو تاریخ عالم میں خیر و شر اور حق و باطل کے بیشمار معرکے موجود ہیں لیکن جیسے جیسے تصادم حضرت موسیٰ اور فرعونِ مصر کے درمیان رونما ہوئے وہ عبرت و موعظت کے لحاظ سے اپنا جواب نہیں رکھتے۔ "فرعون و کلیم" میں کہانی کے تمام عناصر فقط قرآن حکیم سے اخذ کرتے ہوئے مستند واقعات کی روشنی میں اہل حق کی عدیم النظیر فتح اور اہل باطل کی عبرت انگیز شکست دکھائی گئی ہے زبان عام فہم انداز بیان مجاہدانہ اور مکالمہ ایمان افروز ہے یہ کتاب تعمیری و اصلاحی لحاظ سے اردو ادب میں اپنی شان کی پہلی آخری اور لاثانی کتاب ہے قیمت مجلد روپے
اشاعت منزل بل روڈ لاہور (پاکستان)

Marfat.com

WG
20 42
42 15
76
77
78
79
45
480
350
Petrovo Selo
Dušanovo
456
Pal
525
PRIZREN
Topusko
860
Šiljas
136
76
77
78
79
80
Kustendilj
Ješkovo
1363
Gebel
Ljubićevo
Les

Marfat.com